

# پہلا شب

شہ عید العظمٰ عبدالحق رحمہ اللہ

مکتبہ انورہ ضلع

فصل اول

## مبلغ اسلام

مبلغ اسلام حضرت شاہ عبدالعلیم صدیقی برصغیر کے وہ واحد عالم دین تھے جنہوں نے پوری دنیا میں اسلام کے نظریہ حیات کی تبلیغ کی۔ آپ 3 اپریل 1892ء کو میرٹھ میں پیدا ہوئے، چار سال کی عمر میں قرآن پاک پڑھ کر اردو، فارسی اور عربی کی تعلیم والد مکرم سے شروع کی اور جامعہ قومیہ میرٹھ سے درس نظامی کی سند حاصل کی جبکہ آپ کی عمر سولہ سال تھی آپ کو ابتداء ہی سے تبلیغ اسلام کا شوق دامن گیر تھا اس مشن کی تکمیل کیلئے آپ نے جدید علوم و فنون حاصل کرنا شروع کئے۔ اٹا وہ ہائی سکول سے میٹرک اردو ڈویژنل کالج میرٹھ سے 1917ء میں بی اے کیا۔ اسی دوران آپ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی علیہ الرحمۃ کے ہاتھ پر بیعت ہوئے اور اجازت و خلافت سے سرفراز ہوئے اور انہیں کے ایما پر تبلیغ اسلام کو زندگی کا مقصد بنالیا اور ان کی علمی شخصیت کے بارے میں امام احمد رضا علیہ الرحمۃ نے فرمایا ۔

عبد علیم کے علم کو سن کر جہل کی بھل بھگاتے یہ ہیں

{الاستمداد}

آپ بلند پایہ عالم شعلہ و شبنم خطیب، عظیم مفکر اسلام اور بے نظیر مبلغ اسلام تھے۔ آپ کے ہاتھ پر پچاس ہزار سے زائد کافر اور بالخصوص بورنیو کی شہزادی، مارشس جنوبی افریقہ کے گورنر مروات اور ڈینی ڈاؤ کی وزیر نے اسلام قبول کیا۔ حضرت مبلغ اسلام نے لوح و قلم سے بھی تبلیغ انجام دی۔ مندرجہ ذیل کتب علیہ آپ کی یادگار ہیں:-

(۱) ذکر حبیب (۲) کتاب تصوف (۳) بہار شباب (۴) احکام رمضان (۵) اسلام کی ابتدائی تعلیمات (۶) اسلام کے اصول (۷) اسلام اور اشتراکیت (۸) مسائل انسانی کا حل (۹) اسلام میں عورت کے حقوق (۱۰) مکالمہ جارج برنارڈ مرزائی حقیقت کا اظہار انگریزی میں ہے (مذکرہ اکابر اہلسنت) 7 اپریل 1935ء کو جنوبی افریقہ میں مشہور ڈرامہ نویس و فلاسفر برنارڈ شا سے ملاقات ہوئی آپ نے برنارڈ کے تند و تیز سوالات کے جوابات اس انداز سے دیئے کہ اسے یہ کہنا پڑا کہ آئندہ سو سال بعد دنیا کا مذہب اسلام ہی ہوگا آپ کی گفتگو A Shavian And A Theolgian کے نام سے شائع ہوئی۔

دنیا کی مشہور شخصیات جن میں قائد اعظم (پاکستان) اخوان المسلمین کے رہنما حسن البنا (مصر) مفتی اعظم سید امین احسنی (فلسطین) کولمبو کے جسٹس ایم ٹی اکبر، سنگاپور کے ایس این وت شامل ہیں، آپ کی علمی شخصیت سے متاثر تھیں۔ پاک و ہند میں آپ کو سفیر اسلام مدینہ منورہ میں آپ کو الطیب الہندی اور دنیا میں مبلغ اسلام کے القاب سے یاد کیا جاتا ہے تحریک خلافت، شدھی تحریک اور تحریک پاکستان میں بھرپور حصہ لیا۔ پاک و ہند میں ہی نہیں بلکہ اسلامیہ اور عالم کفر میں کانگریس کے مسلم نمائندوں سے مناظرے کئے اور ہر میدان کا رزار میں شکست دی۔ قیام پاکستان کے بعد پہلی نماز عید قائد اعظم نے آپ ہی کی اقتداء میں ادا کی۔ قائد اعظم کی وفات سے کچھ عرصہ قبل عالمی دورے سے واپسی پر کراچی میں عظیم کانفرنس منعقد کی گئی جس میں سندھ، پنجاب اور مشرقی پاکستان کے علماء و مشائخ نے شرکت کی اس کانفرنس میں پاکستان کیلئے آئین اسلامی کا مکمل دستوری مسودہ تیار کیا گیا۔ علماء نے تائیدی نوٹ لکھنے کے بعد حضرت مبلغ اسلام کی قیادت میں قائد اعظم کو اسلامی آئین کا مسودہ پیش کیا قائد اعظم نے یقین دلایا کہ ان شاء اللہ تعالیٰ قومی اسمبلی کے منظور کرنے پر بہت جلد یہ آئین نافذ کر دیا جائے گا مگر انیسویں قائد اعظم کی زندگی نے وفاندگی اور یہ عظیم کارنامہ ساحل پر پہنچ کر تشنہ لب رہ گیا حضرت مبلغ اسلام نے 1374ھ 1954ء میں وصال فرمایا اور شہر کرم مدینہ منورہ میں جنت البقیع میں زیر خاک پنہاں ہوئے۔

محمد کاشف رضا لاہور

**بسم اللہ الرحمن الرحیم**  
**نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم**

**مقدمہ**

قدرت نے انسان کو جس قدر بھی قوتیں عطا فرمائی ہیں ان میں سے ہر ایک کا طریق استعمال بھی بتا دیا گیا اس قسم کی تعلیم اگرچہ فطرتاً جانوروں کو بھی دی گئی مگر انسان اور جانوروں کی تعلیم میں ایک خاص فرق یہ ہے کہ انسان کو نئی نئی باتیں پیدا کرنے اور اپنی قوت کو ترقی دینے کا کمال بھی عطا کیا اس کے بالمقابل جانوروں میں ابھی اس کا تجربہ نہیں ہوا کہ خود بخود بغیر کسی انسان کے سدھائے اپنی قوت کے کارناموں کو ترقی دینے میں مشغول ہیں یا نہیں۔

آج دعویٰ کیا جا رہا ہے کہ عالم انسانیت ترقی کی منزلوں کو طے کرتے ہوئے معراج کمال پر پہنچ چکا ہے دماغ کی فہم و فراست، فلسفہ و معقول کی موشگافیوں اور علوم مادیہ میں کیمسٹری وغیرہ نئی تحقیقات کی شکل کی ترقی کرتے ہوئے نئی نئی باتیں سوچنے اور جدید صحیح طریقہ نکالنے میں کامیابی کے زینہ پر فائز ہو جاتی ہے بلکہ ہیئت کی کارگزاریوں پر نظر ڈالئے تو آسمان تک کے قلابے ملائی ہے، آلات ظاہری کو دیکھئے تو ہاتھ جس قدر کام آج سے دو سو برس پہلے کر سکتے تھے آج مشینوں اور کلوں کے ذریعہ اس سے ہزار گنا انجام دے رہے ہیں..... پیر، برسوں میں جس فاصلہ کو بہت مشکل سے طے کر سکتے تھے آج ریلیوں اور موٹروں اور ہوائی جہازوں کے ذریعہ اسے منٹوں میں طے کیا جا رہا ہے..... کان جس قدر پہلے سن سکتے تھے آج اس سے ہزاروں بلکہ لاکھوں کروڑوں درجہ زیادہ ٹیلی فون ٹیلی گراف اور وائرلیس کے ذریعہ سن رہے ہیں آج دوربینوں کے ذریعے ہزاروں میل دور کی چیزیں دیکھ رہی ہیں، لیکن اس مخصوص قوت کی طرف غور کے ساتھ دیکھا جائے جس پر انسانی نسل کے باقی رہنے اور اولاد پیدا ہونے کا دارومدار ہے تو ہمیں یہ تسلیم کرنا پڑے گا کہ اس میں بجائے ترقی، تنزل اور بجائے زیادتی روز بروز کمی ہی ہوتی چلی جاتی ہے ممکن ہے کہ بے سوچے سمجھے کوئی صاحب اس دعوے کو رد کرنے کی جرات فرمائیں اور جواب میں اس قسم کی دلیلیں لائیں کہ انسانی مردم شماری اس قسم کی دلیل قوی ہے کہ اس مخصوص قوت کے اثرات میں بھی زیادتی ہے نہ کہ کمی، نیز نئی نئی مقوی ادویہ بھی اس قوت کے باقی رکھنے اور سنبھالنے کیلئے ایجاد کی جا رہی ہیں لیکن ان دونوں شبہوں کا جواب معمولی غور سے خود بخود سامنے آ جاتا ہے کہ محض تعداد میں زیادتی ترقی پر دلالت کرنے والی نہیں ہو سکتی۔ صحیح نتیجہ تناسب پر نظر کرنے کے بعد نکالا جاسکتا ہے مثلاً آج سے دو سو برس پہلے اگر ایک لاکھ کی آبادی میں دس برس کے اندر پچاس ہزار قوی بیکل، صحیح و تندرست انسانوں میں اضافہ ہوتا تھا تو آج اضافہ تو نہیں ہے مگر ایک لاکھ میں زیادہ سے زیادہ بیس بچیں ہزار، وہ بھی کمزور، بیمار، مفلج انسانوں کا، پس انصاف سے دیکھئے کہ اس کو اضافہ کہا جائے گا یا کمی، امراض کی زیادتی اعضائے ریسہ کی کمزوری اور تعداد میں اس نسبت سے

جو فطرتاً ہونی چاہئے تھی کی، یہ ثابت کر رہی ہے کہ اس مادہ تولید یا قوت مخصوص کو نہ صرف یہ کہ ترقی دینے کی کوشش نہیں کی گئی بلکہ اس کی حفاظت بھی جیسا کہ ہونی چاہئے تھی ویسی نہیں کی جا رہی ہے ورنہ یہ صورتیں پیدا نہ ہوتیں ایک دانہ اگر وقت پر صحیح طور سے زمین کو عہدگی کے ساتھ بنا کر قاعدہ کے مطابق ڈھالا جائے نیز وقت پر پانی بھی دیا جائے تو قوی امید ہے کہ وہ فصل پر بہت سے دانے لائے، لیکن اگر وہی ایک دانہ بے وقت نکلی زمین پر پھینک دیا جائے اور اس کی غور و پرداخت مطلق نہ کی جائے تو نتیجہ ظاہر کہ نہ پودا اُگنے کی امید، اگر گا بھی تو بالیس نکلنا مشکل، بالیس نکلیں بھی تو دانے خاطر خواہ آئے دشوار، یہی حال انسانی بیج کا بھی ہے جس کے بے موقع نکلی زمینوں پر پھینک دیئے یا ویسے ہی برباد کئے جانے کے سبب روز بروز ترقی انسانی پیداوار نقصانات کا ہی شکار ہوتی جا رہی ہے ڈاکٹروں کی کمی نہیں واؤں کی بھی افراط ہے۔ مجالیات کی طرف بھی لوگوں کو التفات مگر علاج و دوا کی بالکل ویسی ہی حالت جیسے پھٹے ہوئے کپڑے ہیں پرانا بیوند لگا کر وقت گزارنا، یا مشین کے گھسے ہوئے پرزوں میں تیل ڈال کر چند روز کام نکالنا ضرورت اور سب سے زیادہ ضرورت ہے کہ انسانی ہمدرد کا ایک شے بھی اپنے قلب میں رکھنے والے افراد اس اصل جوہر کی حفاظت کی خاطر توجہ کریں اور اس کے صحیح استعمال کی تدابیر سامنے لائیں۔

واحفظ منیک ما استطعت فاتہ ملاء الحیوۃ یراق فی الارحام

میں اپنے ذاتی تجربے کی بنا پر یقین کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ اگر میرے پاس ایک سو نو جوان مرد و عورت مریض آتے ہیں تو میں ان میں بچانے کو اسی مادے کی ضعف اور خرابی کے امراض میں مبتلا پاتا ہوں کثرت طلا بیشک اس وقت کو بڑھائے بعض مجونین اور فولاد کی مختلف ترکیبیں یقیناً قوت پہنچائیں اور اس طرح ٹوٹی ہوئی کمر کو کچھ سہارا دے دیا جائے، اصلی فطرتی قوت کے جانے پر خراب ہو جانے کے بعد دوائیں زیادہ سے زیادہ چند روز انتظام کر دیں وہ بھی بشرطیکہ نقصان اس حد تک نہ پہنچا ہو کہ مریض کو ناقابل علاج بنائے لیکن اس معاملہ میں انسانی نسل کی اصل خدمت نہ دواؤں کی ایجاد ہو سکتی ہے نہ بجلی کے آلات سے بلکہ انسانی زندگی کے اس دور میں جب کہ انسان اس قوت مخصوص کے استعمال پر خواہ وہ بجا ہو یا بے جا بدحواس ہو جاتا ہے اور الشباب شعبة من الجنون جوانی دیوانی کا منظر سامنے آتا ہے ایک سمجھدار حکیم کی بہترین خدمت یہ ہے کہ وہ دانائی کے ساتھ اچھے طریق پر ایک طرف طبی اصول سے اور دوسری جانب اخلاقی طور پر ان ابھرتی ہوئی امنگلوں اور بڑھتے ہوئے شوق والے نو جوان کو ٹھیک راستہ پر لگائے، اُچلتے ہوئے چشمے کے لئے اگر ایک گھیرا بنا دیا جائے تو پانی محفوظ ہو جائے گا اور عالم اس کے فیض سے سیراب، ورنہ پانی پھیل کر ضائع ہو جائے گا کوئی بھی نفع نہ اٹھائے گا دریا کی روانی زور شور کے ساتھ جاری اگر صحیح راہ پر لگا دیا جائے، ٹھیک راستہ اس کیلئے بنا دیا جائے، وہی پانی زمین کے ایک بڑے خطہ کی سرسبزی کا موجب ہوگا، ورنہ وہی دریا کا چڑھاؤ بہت سی آبادیوں کو ڈبوئے اور برباد کرنے والا نظر آئے گا۔

آج کھتی کی سرسبزی کیلئے نہریں بنانے کی فکر، مشینوں کے ذریعہ نئے نئے جیشے نکالنے میں اشیاء مگر انسانی زندگی کے سرچشمہ کی روانی کو اس بے دردی کے ساتھ برباد ہوتے دیکھ کر بھی کسی شخص کو اتنا خیال تک نہیں آتا کہ اس کی دیکھ بھال کی جائے۔

محکمہ حفظان صحت، طاعون اور ہیضہ کے کیڑوں کو مارنے اور پیچک کا ٹیکہ لگانے میں اس درجہ سرگرم کار کہ ہر میونسپلٹی اس پر لاکھوں روپیہ صرف کرنے کو تیار، پھر ہر حکومت کے پاس اس شعبہ میں کام کا انبار مگر کیا کسی میونسپلٹی اور حکومت نے اس طرف بھی توجہ کی کہ اس مادہ مخصوص کی بربادی اور اس کے بے جا استعمال کے سبب جو زبردست خرابی قوموں اور نسلوں کی غارت گری کر رہی ہے اس کے انداز کیلئے بھی کوئی صورت اختیار کی جائے آج کتنے ناپاک متعدی امراض ہیں جو اسی مادہ کے غلط استعمال کے سبب ملکوں کو تباہ کر رہے ہیں اور انسانی نسل کو زبردست نقصان پہنچا رہے ہیں، مگر حکومت کے مشیر اس طرف سے غافل اور رہبران ملت اس کام کیلئے کاٹل پہلو میں دل اور دل میں سچا درد ملی رکھنے والا انسان قوم و ملک کے نوجوان کی اس بربادی کو دیکھ کر خون کے آنسو رو رہا ہے۔ اس تالیف میں آپ کو وہی خون کے قطرے ملیں گے اور میں نے نوجوانوں کی خدمت کیلئے یہ پہلا قدم اٹھایا ہے جس کے اثرات ان صفحات پر آپ کی نظر کے سامنے آئیں گے۔ یہ کوک شاستر نہیں ہے جو استعمال مادہ مخصوص کیلئے مختلف آسن بتائے، قریبا دین یا بہشتی زیور کا گیار ہواں حصہ نہیں جو مقوی و مغلف و مسک نسخہ سکھائے، اشتہار بازوں کا اشتہار نہیں جو مردہ زندہ ہو گیا کی سرفی دکھاتے ہوئے جوب و معاجین کی چاشنی چکھائے، بلکہ ایک درد بھرے دل کا محبت بھرا پیغام ہے نوجوانان ملت کے نام۔

کاش مالک عالم لفظوں میں اثر دے، طرز بیان کو شستہ و پاکیزہ رکھے جو دل میں گھر کرنے والا، بھولے ہوؤں کو راستہ بتانے والا اور بھٹکنے والوں کو صحیح راہ پر لگانے والا ثابت ہو۔

وما توفیقی الا باللہ علیہ توکلت و الیہ انیب

محمد عبد العظیم الصدیقی القادری میرٹھی



## شباب یا جوانی

انسانی زندگی کے تین دور ہیں ابتدائی زمانہ کو بچپن، انتہائی عمر کو بڑھاپا اور ان دو زمانوں کے درمیان مدت کو جوانی یا شباب کہتے ہیں۔ ہم جس وقت کی یاد ناظرین کے دل و دماغ میں تازہ کرنا چاہتے ہیں وہ اس شباب کے آغاز، یا جوانی کی ابتدا، انسان زندگی کی بہار کا سماں ہے، درخت کا سبج، زمین میں پہنچا، زمین کی اگانے والی قوت پودا نکال کر مضبوط بنا رہی ہے، رحمت کے پانی کے چھینٹے نسیم بہار کے جھونکے، سرسبز و شادابی کا سامان پہنچا رہے ہیں، یہاں تک کہ وہی چھوٹا سا پودا پھل پھول سے آراستہ ہو کر اپنے دلربا پائندہ، مستانہ انداز میں جھوم جھوم کر ایک عالم کو اپنی اداؤں کا متوالا بناتا اور اپنے پھولوں پھلوں کی عام دعوت دنیا کو پہنچاتا ہے۔ انسانی زندگی کا سبج بھی مقررہ عہدہ کے مطابق اس سرزمین میں پہنچ کر جہاں اس کی آبیاری کیلئے قدرت نے ہر قسم کا سامان بہم پہنچا رکھا ہے۔ نو مہینے کے بعد ایک نرم و نازک موٹی صورت لئے ہوئے جلوہ آرائے عالم ہوتا ہے، دودھ کی شہریں جو قدرت نے اس کی خاطر جاری فرمائیں، اس کیلئے غذا پہنچانے کا کام سرانجام دے رہی ہیں، پھر طرح طرح کی غذائیں اس کی تربیت کا فرض بحال رہی ہیں۔

علم طب کے مطابق بدن کے جوڑ جوڑ کا حال دیکھنے والے مطالعہ کرتے ہیں کہ غذائیں معدہ میں پہنچتی ہیں معدہ کی گرمی ان کو دوبارہ پکاتی اور قسم قسم کے کھانوں کو ایک جان بناتی ہے، قدرت کی چھلنی نے تیار کئے والی اچھی طرح چھانا، تلھٹ یا فضلہ باہر پھینک دیا، اصل غذائی مادہ جگر میں پہنچا وہاں جگر کی مشینری نے دوبارہ اپنا کام شروع کیا اور جگر کی ہانڈی میں اچھی طرح پک کر چار قسم کے خلط تیار ہوئے زرد زرد پتلا پانی صفرا کہلاتا ہے، سپید لیس دار رطوبت غلیم کہی جاتی ہے اور بالکل نیچے جل جانے والا مادہ سودا کہا جاتا ہے لیکن اس پورے غذائی مادہ کا اصلی جوہر سرخ رنگ لئے ہوئے خون بن کر قلب میں پہنچا۔ پھیپھڑے سے آنے والی ہواؤں نے اسے صاف و شفاف بنایا، رگوں کی خیموں اور نالیوں نے تمام بدن کے جوڑ جوڑ بال بال تک اس جوہر کو پہنچایا، بدن کے ہر حصے نے اس سے غذا پائی اور کمزور جان میں اسی خون کے ذریعہ طاقت آئی بدن کی تربیت کیلئے جس قدر خون کی حاجت تھی خرچ میں آتا رہا اور انسانی پودا اسی خون کے ذریعہ نشو و نما پاتا رہا، جب بدن کا بناؤ ایک اوسط درجہ میں آیا جو خوب بدن کی قربی کی خدمت سے بچا، انسان کے بدن میں ٹھہرا اب ذرا غور کرو کہ یہ خون، تمام غذاؤں کا بہترین جوہر اپنے اندر رکھتا اور تمام بدن کے جوڑ جوڑ اور بال بال کی سیر کر لینے کے سبب ہر عضو کی کیفیت کا اثر پیش کرتا ہے۔ بلا تمثيل دریا کا پانی جس حصے سے گزرتا ہے اس کے اثرات اپنے ساتھ لئے چلتا ہے، اسی طرح رگوں کی نالیوں اور شہروں میں بہتا ہوا خون جب اپنے ٹھہرنے کی جگہ پہنچا تو اپنے قطرے قطرے میں سارے بدن کے کمالات کا اثر رکھتا ہے اور اس اثر کی لطافت سے اعضائے ربیہ دل و دماغ خاص ذوق حاصل کرتے ہیں ہیں اور روح حیوانی اسی ارغوانی امرت سے لذت یاب ہوتی ہے،

یہی امرت انسانی وجود میں وہ جوش و کیفیت پیدا کرتا ہے، جس پر لاکھوں کروڑوں ناپاک ہونکوں کے گندے ناپائیدار نشے قربان، اسی جوہر میں وہ قوت ہے جو تمام عالم کے جواہرات کے خیموں اور تمام عالم کی بہترین مجنوں میں مل کر بھی نصیب نہیں ہو سکتی، اسی جوہر کی طاقت سے آنکھوں میں نور، قلب میں سرور، بدن میں ہمت، حوصلہ و جرأت بلکہ یوں سمجھئے کہ تمام وجود کی طاقت و قوت اسی جوہر کی بدولت تم اپنے سینوں پر اپنی پستانوں میں جوختی جوان ہوتے وقت محسوس کرتے ہو یہی اسی خون کے جوہر یا جوانی کے مادہ یا شباب کی علامت ہے۔

انسانی عادت و فطرت کا تقاضا یہ ہے کہ جس کسی شخص میں کوئی کمال پیدا ہوتا ہے فوراً اس کے اظہار و نمائش کے دلوے قلب میں خاص گدگداہٹ پیدا کرتے ہیں شاعر جب کوئی شعر تصنیف کرتا ہے اس کا دل چاہتا ہے کہ کوئی اہل فن اس کو سنے، حسین و جمیل چاہتا ہے کہ میرے حسن و جمال کے قدرواں آئیں اور مجھے دیکھیں، مقرر چاہتا ہے کہ میری تقریر سن کر لوگ محظوظ ہوں اور میں اپنے کمال دکھاؤں، ستارہ، لوہار، تاجدار، کاتب غرض ہر اہل فن کمال حاصل کرنے کے بعد اپنا کمال دکھانا چاہتا ہے کسی شخص کے پاس دولت آتی ہے ثروت ملتی ہے تو اس کے ساتھ ہی ساتھ اس کے اظہار و نمائش کا بھی خیال پیدا ہوتا ہے، کبھی وہ اس کے اظہار کیلئے عالیشان مکان بناتا ہے، فرنیچر بجاتا ہے، عمدہ پوشاک پہنتا ہے اور دوست و احباب کو بلاتا ہے، بادشاہی ملتی ہے تو شان و شوکت کے اظہار کیلئے بڑے بڑے دربار منعقد کرتا ہے، رؤسا و امراء طلب کئے جاتے ہیں عجائب و غرائب سامان ہوتے ہیں، غرض یہ انسانی فطرتی جذبہ ہے کہ کمال کا اظہار کیا جائے یہی جذبہ اس خاص دولت و مخصوص قوت کے پیدا ہونے اور کمال کی صورت اختیار کرنے کے بعد اس کے اظہار کی طرف مائل کرتا ہے اور خواہ مخواہ دل میں یہ سوچا سنا رہتا ہے کہ اس دولت کو صرف کرنے کی لذت اٹھائے۔

بے شک زبان بولنے کیلئے، کان سننے کیلئے، آنکھیں دیکھنے کیلئے بے چین ہوتے ہیں..... اس لئے کہ ان اعضاء کا یہی کام ہے اسی طرح اس قوت کے اظہار کیلئے بھی ایک عجیب و غریب انتشار ہوتا ہے اور یہ مادہ مخصوص اپنے استعمال میں لائے جانے کیلئے بعض اوقات انسان کو مجبور اور بے قرار کر دیتا ہے بلکہ ایسا از خود رفتہ بنا دیتا ہے کہ اگر اس حالت کو جنون سے تعبیر کیا جائے

تو بجا ہوگا..... الشباب شعبة من الجنون

اسی حالت سے عبارت اور جوانی و یوانی سے یہی مراد ہے اور مطلب یہ بالکل درست کہ وہ جوہر، جب اپنے کمالات دکھانے کی آرزوئیں لئے ہوئے میدان میں آنا چاہتا ہے تو جہاں اس کو موقع نہ دیتا اور قدرت کی دی ہوئی اس نعمت کا غلط استعمال فضول و لغو ہی نہیں بلکہ تباہ کرنے والی صورتحال سے ضائع کرنا بھی سخت ترین ظلم ہی سمجھا جائے گا۔ دن رات کی عرق ریزی اور پوری محنت و مشقت کے ساتھ تجارت کے ذریعہ جو دولت ہاتھ آئی یہ ضرور ہے کہ اس کا ضروری کاموں کیلئے بھی صرف میں نہ لانا بخل اور اخلاقی خرابی سے تعبیر کیا جاتا ہے لیکن یہ ظاہر ہے کہ اس کا بے جا استعمال اور آمدنی سے زیادہ صرف کرنا بھی یقیناً ایک نہ ایک دن دیوالیہ بنائے گا، عمر بھر رلائے گا، کھویا خزانہ پھر نہ پائے گا اور اس وقت پہچانتا ہرگز کام نہ آئے گا۔



انسانی جواہرات کا یہ اہمول خزانہ انسانی جسم کی بیش قیمت کانوں اور زندگی کے سمنڈر کی گہرائیوں سے نکل کر جسم انسانی کی بعض محفوظ کوٹھریوں میں پہنچا ہے اگر چند روز تک اس صندوق میں امانت رہے تو وہ دوبارہ خون میں جذب ہو کر خون کو تقویت دینے والا، صحت کو درست اور بدن کو مضبوط بنانے والا ہوگا، رعب داب حسن و جمال کو بڑھانے والا اور مردوں میں مردانہ، عورتوں میں زنانہ خصوصیات کو چار چاند لگانے والا ثابت ہوگا۔ دماغ کی ذکاوت ترقی پائے گی، قوتِ حافظہ میں تیزی آئے گی، آنکھوں میں سرخی کے دورے، اس مالدار پر دلالت کرنے والے اور ہمت کی بلند پروازی، حوصلہ کی سر بلندی اس دولت میں زیادتی کی علامت ہوگی، البتہ اس کے بعد جب یہ سرمایہ کافی مقدار کو پہنچ جائے کہ مالداروں کی فہرست اور اعلیٰ تاجروں کی فرد میں نام شمار ہونے لگے اس وقت میدانِ عمل کی طرف قدم اٹھائیے اور اس بیش گاڑھی کمائی کو بہترین طریق پر صرف میں لائیے، وہ صحیح طریق استعمال کیا ہے، آگے چل کر ملاحظہ فرمائیے، یہ فیصلہ ہم آپ ہی کی مرضی پر چھوڑ دیتے ہیں کہ اپنے آپ کو کتنا مالدار بنائیے اور کم از کم کس حد تک پہنچائیے بشرطیکہ آپ کے متعلق ہمیں یہ یقین ہو جاتا ہے کہ آپ اس معاملہ میں صحیح رائے قائم کر سکیں گے لیکن افسوس یہ ہے کہ آج ایسے مالداروں کی کمی ہی نہیں، بلکہ تقریباً بالکل ہی نہیں، اس لئے مثال اور نمونہ پیش کریں تو کسے؟ اور آپ بھی معیار اور کسوٹی بنائیں تو کسے؟ بعض پرانے زمانہ کے لوگوں نے پچیس برس کی عمر کو ایک اوسط عمر قرار دیا یہ بتایا کہ اگر اچھی عمدہ غذائیں کھانے کو ملیں، بے فکری کی زندگی نصیب ہو، تو بدن کو اچھی طرح تربیت دینے اور کافی طاقتور بنانے کیلئے پچیس برس کی عمر تک اس امرت کی حفاظت کی ضرورت اور استعمال سے بالکل بچنے کی حاجت ہو لیکن پچیس تو پچیس آج ہمارے نوجوان نہیں گئے اور مذاق اڑائیں گے اگر ہم ان سے یہ درخواست کریں کہ کم از کم بیس برس کی عمر تک اس کی حفاظت کر لو اور اس اہمول دولت کو ابھی ضائع نہ کرو، ذرا صبر سے کام لو پھر اس کے بہترین نتائج دیکھو، اس کے بعد یا خیر جانے دو اس سے پہلے ہی سہی اس کا استعمال کرتے ہو تو تمہیں تمہاری ابھرتی ہوئی جوانی کا واسطہ دے کر کہتے ہیں کہ اس پر رحم کھاؤ اور اسے برباد نہ کرو، بے دردی سے لٹانے والے تو نہ بنو، ورنہ یاد رکھو کچھ بتاؤ گے اور بری طرح پچھتاؤ گے تم نے ابھی شاید پورے طور سے نہ سمجھا ہو کہ اس قیمتی خزانہ میں کیا کیا جواہرات موجود ہیں، دیکھو دیکھو، یہی کیا کچھ بننے والا ہے، یہ ایک بیج ہے جس سے بہت سے پودے اگیں گے، بہت سے پھل نکلیں گے، بہت سے پھول کھلیں گے، آج بیج کو ضائع نہ کرنا اسی میں تمہاری آئندہ زندگی کی بہار پوشیدہ ہے۔

## انسانی جوڑے

قدرت نے ہر ترکیبے مادہ اور ہر مادہ کیلئے نر پیدا فرما کر بہت سے جوڑے عالم میں بنائے اور ہر ایک کے بدن کی مشین پر مختلف پرزوں اور آلوں کو اس انداز کے ساتھ سجایا کہ وہ ہر ایک کی فطرت کے مطابق اس کی ضرورت کو پورا کرنے والے ہیں، مرد عورت کیلئے عورت مرد کیلئے، عنفوان شباب، یا انسانی زندگی کی بہار کے وقت ایسا ہی بے قرار ہے، جیسے پیاسا پانی کیلئے یا بھوکا کھانے کے واسطے اس لئے کہ مرد کے شباب کی قدردانی عورت اور فقط عورت ہی بن سکتی ہے اور اسی طرح عورت کے جواہرات جوانی کی قدردانی مرد اور فقط مرد ہی کر سکتا ہے ایک دوسرے کے دل کا چین اور دوسرے کی جاں کا آرام، گانے والا بہروں کے سامنے گائے، کیا نتیجہ؟ عمدہ سینما کا تماشا اندھوں کو دکھایا جائے تو کیا فائدہ؟ اسی طرح اس زندگی کے امرت اور اس انسانی بیج کو کلرکمی زمین پر ڈالا جائے گا تو سخت حماقت اور بدترین جہالت، اس مادہ کی یہ خصوصیت کہ مرد عورت کے ملاپ اور ایک دوسرے کے جذبات کے براہمجھتہ ہونے پر رنگ بدلنا شروع کرتا ہے اور نیچے غدودوں میں پہنچ کر پسید یا زرد رنگ اختیار کرتا ہے۔ اب صحیح موسم اور ٹھیک وقت پر ظاہری جسم کے ملنے کے ساتھ، مرد اور عورت کی یہ دولت مشترک سرمایہ کی صورت اختیار کر لے تو ایک پیاری موٹی صورت نو ماہ بعد جوانی کے پھل کی شکل میں جلوہ دکھائے۔ یہ قدرت فطرت نے عورت کو عطا فرمائی ہے کہ وہ مرد کی اس امانت کو حفاظت کے ساتھ رکھتی اور اپنے ہی خون جگر سے اس کو ترقی دیتی اور آخر بڑھا چڑھا کر ایک تیسرے انسان کے پیکر میں ڈھال کر سامنے لاتی ہے، اس لئے مرد کی اس دولت کے خرچ کرنے کی جگہ عورت اور فقط عورت کے پاس ہے اور عورت کی ابھرتی ہوئی اُمنگوں اور ولولوں کی قدردانی کرتے ہوئے جام محبت و بادہ گلغام الفت کیساتھ اس کو سیراب کرنا مرد ہی کا کام ہے۔

## عورت اور مرد کے درمیان قانونی رشتہ کی ضرورت

آپ نے ابھی ملاحظہ فرمایا کہ انسانی بیج کی حفاظت اور تربیت کی ذمہ داری کا زبردست بوجھ عورت ہی کے کندھوں پر ہے۔ یہ مادہ عورت کے پاس پہنچ کر بڑھا اور پلٹنا شروع ہوگا نومہینہ کی مدت اس کی تکمیل کیلئے درکار ہے۔ اس زمانہ میں عورت فطرتاً اس امر کی محتاج ہوگی کہ کوئی شخص اس کی کفالت کرے وہ اپنی ضروریات زندگی کی طرف سے گوشتِ مطمئن رہے زیادہ وزنی اور بوجھل کام میں مصروف ہو کر اپنی قوت کو نہ گھٹائے تاکہ وہ مادہ اچھی طرح ترقی کے درجے طے کرتا جائے اس تکمیل کے بعد وہ بچہ پیدا ہو کر بھی دوسرے جانوروں کے بچوں کی طرح فوراً اپنی ضروریات پوری کرنے کے قابل نہیں۔ بلکہ ایک مدت تک اس امر کا محتاج کہ خود اس کی خبر گیری، کھلانے، پلانے، سلانے، اٹھانے، بٹھانے کیلئے ذمہ دار ہستیاں موجود رہیں، اس قسم کی زبردست ذمہ داری کا بوجھ اٹھانا اگرچہ بظاہر آسان نظر آتا ہے لیکن اگر غور سے دیکھا جائے تو اس قسم کی خبر گیری میں کسی ذنبوی لالچ اور مالی نفع کے خیال سے اگر کی بھی جائے تو خاطر خواہ نہ ہوگی۔ اس لئے ضرورت ہے بچہ کیلئے خلق اور محبت کی، جس کے دل میں بچہ کی محبت کا درد اس انداز سے سمایا ہوا ہو کہ اس کی ذرا سی تکلیف بھی اسے بے چین کر دے، اس کے آرام بغیر اسے آرام نہ آئے۔ ایسی محبت فطرتاً صرف اسی ذات کو ہو سکتی ہے جس نے نومہینہ تک اس کی حفاظت کی خدمت انجام دی یعنی اس نو نہال کی ماں کھلانے والی خاتون چوبیس گھنٹے تک مسلسل ایک معصوم بے زبان کو دودھ پلانے، غذا پکانے اور ہر قسم کی خبر گیری کے فرائض نبھالنے کی خدمت انجام دینے والی خاتون جب اپنا سارے کا سارا وقت اسی کام میں صرف کرے۔ جس کی اشد شدید ضرورت، تو خود اپنی ضروریات زندگی اور مصارفِ خانگی کے انتظام کیلئے کہاں سے وقت نکال سکے گی، لہذا ضرورت ہے کہ اس کے خرچ کی ذمہ داری کسی دوسری ذات کے سپرد کی جائے کہ عورت بے فکر ہو کر صرف بچہ کی خدمت نبھالائے ایک بے تعلق آدمی ایسی ذمہ داری کیونکر لے سکتا ہے اس ذمہ داری کا بوجھ یقیناً اسی شخص کے سر پر ہونا چاہئے جس کی امانت یہ عورت سنبھال رہی ہے۔ پس اس سے پہلے کہ یہ امانت عورت کی تحویل میں آئے، ضرورت ہے کہ کسی ایسے مرد کے ساتھ اس کا تعلق قائم ہو جائے جو امانت دینے کے بعد اس کی خدمت کی ذمہ داری اسی طرح نبھائے سکے، اسی تعلق کا نام تعلق ازواج ہے اور اس قانونی رشتہ کی تکمیل کو نکاح کہتے ہیں۔

## نکاح کی صورت اور حقوق مرد و عورت

رشتہ نکاح ایک باقاعدہ ایسا قانونی تعلق ہے کہ مرد و عورت کے کھلانے، پلانے، پہنانے وغیرہ اور آئندہ پیدا ہونے والی اولاد کے مصارف کا پورے طور پر ذمہ دار ہو عورت اس مرد کی اطاعت و فرمانبرداری کے ساتھ شریک زندگی بن کر اس کی امانت کی حفاظت اور ہر طرح خدمت کرنے کی مکلف، قطع نظر ان فائدوں کے جو ایک مرد کو عورت کی محبت اور عورت کو مرد کی رفاقت کے سبب جذبات الفت سے لطف اندوز ہونے اور خانگی زندگی میں آرام کی گھڑیاں گزارنے سے حاصل ہوتے ہیں، سب سے بڑی بات جو یہ رشتہ باندھنے میں ہے وہ انسانی نسل کی بقا و حفاظت کا مسئلہ ہے۔ اس قسم کا قانونی رشتہ نہ ہونے کی صورت میں مرد و عورت کی خلط ملط اور ناجائز تعلقات سے جو برے نتیجے آئے دن پیدا ہوتے رہتے ہیں وہ کبھی حمل گرانے اور کبھی پورے پورے زندہ سلامت بچوں کے تالیوں میں ڈالے جانے، کبھی جیتے جاگتے بچوں کو زندہ درگور کرنے یا گلا گھونٹ دینے کی شکل میں ظاہر ہوتے رہتے ہیں اور انسانی ہمدردی کا ادنیٰ حصہ بھی قلب میں رکھنے والا معمولی تامل سے معلوم ہو سکتا ہے کہ اس سے زیادہ ظالمانہ کام اور کیا ہوگا۔ ننھی ننھی معصوم بے زبان جانوں کو اس طرح ہلاک و تباہ کیا جائے۔

دنیا کی ہر قوم نے خواہ وہ مہذب کہی جائے یا غیر مہذب، انسانی نسل کی بقا و تحفظ کیلئے اس رشتہ کو ہر زمانہ میں ضروری سمجھا اور اپنے اپنے خیال کے مطابق اس رسم کے ادا کرنے کیلئے نہ کوئی طریقہ مقرر کیا، ہندوستان میں ہندو پنڈت صاحب کو لا کر کنگنا باندھ کر عورت مرد کے دامن میں گرہ دے کر اس تعلق کو مضبوط کریں، یا برہما کے بدھ مت پر چلنے والے عورت کے مرد کے ساتھ بھاگ جانے کو ہی اس تعلق کی مضبوطی کا طریقہ جانیں۔ یورپین عیسائی اقوام گرجا میں جا کر اس رسم کو ادا کریں، بہر صورت نتیجہ ایک ہی ہے کہ عورت مرد کی زوجیت میں داخل ہو کر اس کی امانت خاص کی امین بن جاتی ہے۔

وہ مہذب دین جو انسانی زندگی کے ہر شعبہ کے متعلق مکمل قانون پیش کرتا ہے اس باب میں بھی جامع قانون سامنے لاتا ہے کہ جس میں ایک ایک جزئیہ موجود ہے۔ قرآن عظیم کو دیکھئے، سب سے پہلے بتایا جاتا ہے۔

**فانکحوا ما طاب لکم من النساء** عورتوں میں سے جو تم کو بھائے اس سے نکاح کرو۔

پھر تاکید کی جاتی ہے، حدیث میں آتا ہے، سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:-

**النکاح من سنتی فمن رغب عن سنتی فلیس منی**

نکاح میری سنت ہے، جس کسی نے میری سنت سے منہ پھیرا وہ مجھ سے نہیں۔

بھر فرماتے ہیں:-

**تَنَاقَحُوا وَتَنَاسَلُوا فَإِنِّي أَبَاهِي بِكُمْ الْأَمَم**

نکاح کرو نسل کو بڑھاؤ کیونکہ میں تمہاری کثرت کے سبب اور امتوں پر فخر کروں گا۔

پھر ایک مقام پر تو یہاں تک فرما دیتے ہیں:-

نکاح آدھا ایمان ہے۔

**النكاح نصف الايمان**

اسی مضمون کو ایک جگہ یوں ادا فرماتے ہیں:-

**اِذَا تَزَوَّجَ الْعَبْدُ فَامْتَكَمِلْ نِصْفَ اَدِينِ فَلْيَتَّقِ اللّٰهَ فِي النِّصْفِ الْبَاقِي**

بندہ جب اپنا جوڑا منتخب کر لیتا ہے تو آدھا دین مکمل ہو جاتا ہے اب باقی آدھے کیلئے اللہ سے ڈرے۔

نکاح کو آدھا ایمان اور نصف دین بتا کر یہ بتایا جا رہا ہے کہ جب تک انسان اس قانونی بندش میں اپنے آپ کو مقید نہ کرے گا قوت شہوانیہ کے جوش یا جنون جوانی اور اس آزادی کے زمانے میں دیوانہ بن کر خدا جانے کیا کچھ کر بیٹھے اس دولت بے بہا کو کس طرح برباد کر ڈالے جب بیوی پاس ہوگی تو اس قسم کے خیال آتے ہی اس کی روک تھام کا سامان مہیا کر دے گی اس لئے فرمایا گیا اور کتنا پاکیزہ نکتہ بتایا گیا۔

**ایمان جل رای امراته فلیقم الی اہله فان معها مثل الذی معها**

جب کسی آدمی کو کوئی عورت بھائے یعنی کسی اجنبی عورت کو کو کچھ کر خاص خیال اس کے دل میں آئے تو اسے چاہئے

کہ فوراً اپنی بیوی کے پاس جائے کیونکہ اس کے پاس وہی سامان موجود ہے جو اس اجنبی عورت کے پاس ہے۔

اسی کا عکس عورتوں کیلئے سمجھ لیا جائے کہ ان کے دل میں جب کبھی کوئی خیال پیدا ہو فوراً اپنے مرد کے پاس جائیں کہ اس کی تسخیر قلب کا سامان اس کے پاس موجود اگر اس خزانہ کو جو مرد، عورت کے پاس ہے، مرد نے اجنبی غیر کی زمین میں ڈالا، یا عورت نے اجنبی اور غیر مرد کے چشمہ سے سیرابی حاصل کی تو ادھر وہ دانہ دوسرے کی ملک میں پہنچ کر تمہارے ہاتھوں سے گیا دوسرا اسے سنبھالے یا نہ سنبھالے، تم سے گیا گزرا ہوا۔ ادھر اگر عورت نے یہی غلطی کی تو آئندہ یہ سخت پریشانیوں کا مقابلہ کرنے کیلئے تیار رہے یا اس زبردست دولت کو برباد کر ڈالے اور قتل کا گناہ اپنے سر لے، بہر صورت دونوں شکلوں میں نقصان ہی نقصان، نظر ہر آں دنیا و آخرت دونوں حیثیت سے بھلائی و خیریت اسی میں ہے کہ سچ اپنی ملکوت زمین میں بویا جائے اور زمین کی آبیاری اپنے اپنے ذاتی کنوئیں سے کی جائے آج تمہاری پچاسنتوں اور جماعتوں نے ممکن ہے کہ اس مبارک رسم کو پورا کرنے کیلئے سخت پابندیاں لگا دی ہوں یا تمہاری برادری کے رسم و رواج نے تمہیں مشکلوں میں پھنسا دیا ہو، مثلاً سیلون کے سیلون کی غیر مسلم دونوں کی



جوان لڑکیاں صبر کئے ہوئے اپنے ان ظالم بزرگوں کو بددعا دیتی ہوں جنہوں نے یہ قید لگا رکھی ہے کہ جب تک لڑکی اپنے ساتھ ہزاروں لاکھوں کا جہیز نہ لے جائے کوئی مرد اسے منہ نہ لگائے یا ہندوستان کے بعض گھرانوں میں یہ پابندیاں ہوں کہ جب تک مہر کی کثیر رقم اور جہیز کا بیش قیمت سامان برادری کے کھانے اور فضول باجے کے خرچ کیلئے روپیہ نہ ہو جائے اس وقت نکاح کی رسم پوری نہ ہونے پائے۔ اسلام کا مبارک مذہب اس زبردست بات کی رعایت رکھتے ہوئے کہ بغیر قانونی رشتہ ہوئے مرد و عورت دونوں کیلئے ہلاکت، نہایت آسان قانون بناتا اور مرد و عورت دونوں کو کامل آزادی دیتے ہوئے یہ بتایا ہے کہ

**النکاح عقد موضوع لملك المتعته ای حل استمتاع الرجل من المراته وهو ينقذ**

**بایجاب و قبول و شرط سماع کل واحد منهما لفظ الآخر و حضور حرین**

**او حرو حریتین مکلفین مسلمین سامعین معهما لفظهما**

نکاح تو ایک قانونی معاہدہ ہے جو بہت آسانی کے ساتھ منعقد ہو جاتا ہے، ایک طرف سے ایجاب ہو، دوسری طرف سے قبول، دونوں ایک دوسرے کے الفاظ سن لیں (خواہ بلا واسطہ یا بالواسطہ) اور جس طرح ہر دنیوی معاملہ کیلئے گواہوں کی ضرورت، اسی طرح اس معاہدہ کی تکمیل کیلئے صرف اس قدر درکار کہ دو مرد یا ایک مرد و عورتیں اس پر گواہ ہو جائیں، مگر وہ گواہ آزاد ہوں، مسلمان ہوں اور دونوں فریق کے ایجاب و قبول کے دو بول سن لیں۔

مرد و عورت نکاح کیلئے راضی تو حاجت رجسٹریشن نہ ضرورت قاضی، عورت مرد سے بواسطہ وکیل کہے میں نے اپنے نفس کو تمہاری زوجیت میں دیا، مرد کہے میں نے قبول کیا دو گواہ ان کلمات کو سن لیں، یہ لیجئے نکاح ہو گیا۔ اب خوب ایک دوسرے سے لطف صحبت اٹھائیں۔ نہ کوئی قانون اسے ناجائز بتائے نہ دنیائے تمدن میں اس سے کوئی فرق آئے، ان ہی دو بول کے سبب مرد نے تمام ذمہ داریوں کو قبول کر لیا اور عورت اب اس مرد کے ساتھ ایسا تعلق پیدا کر چکی ہے کہ دوسرے کسی مرد کو اس سے اس قسم کا فائدہ حاصل کرنے کا کوئی حق نہیں رہا جس کیلئے اس نے اپنے آپ کو اس مرد کے سامنے پیش کر دیا۔

اس مرد کے ذمہ ہے کہ اس کو پکا پکا کھانا کھلائے، سلاسل یا کپڑا پہنائے، بچہ پیدا ہو تو اس کے مصارف کا بار اٹھائے عورت کا کام ہے کہ مرد کی اطاعت و فرمانبرداری کرے اور اپنی محبت بھری دل بھانے والی باتوں سے مرد کو ایسا بھائے کہ وہ دوسری طرف مائل ہی نہ ہونے پائے، اسی پر عالم کے تمدن کا دار و مدار ایسا نہ ہو تو اولاد کا پلٹا پڑھنا اور دنیا کا ترقی کرنا دشوار۔

تقسیم کار اقتصادیات و تمدن و معاشیات کا پہلا اصول اگر اس اصول کو نظر انداز کر دیا جائے تو تمام عالم کا نظام درہم برہم ہو جائے۔ تعجب کا مقام ہے کہ پیشہ و حرفہ تجارت و زراعت غرض دنیوی زندگی کے ہر شعبے میں تو تقسیم کار کی رعایت، لیکن وہ زندگی جس کے ساتھ انسان کو دن رات کے چوبیس گھنٹے گہرا تعلق اس اصول سے الگ کر دیا جائے، مرد و عورت کی مساوات و برابری کے صحیح الفاظ کو یہ غلط جامہ پہنایا جائے کہ ایک دوسرے کے فرائض و اختیارات میں فرق نہ رکھا جائے، سخت بے سمجھی اور غلطی ہی کہی جائے گی، بے شک مرد و عورت میں مساوات ہے، اسی طرح کہ نہ مرد، عورت پر زیادتی کرنے پائے، نہ عورت مرد کے حقوق میں خلل لائے نہ اس طرح کہ مرد عورت بنے اور عورت مرد بن جائے، عورتیں بقا و تحفظ نسل انسانی کی اس اہم خدمت کو چھوڑ کر پارلیمنٹ و میونسپل بورڈ لوکل گورنمنٹ کے اسٹیج پر آئیں اور مرد زنانہ لباس زیب تن فرما کر گھر میں بیٹھ کر بچوں کی پرورش اور امور خانہ داری کی نگہداشت فرمائیں، اگر جنگ کے وقت میں کس طرح جائز رکھا جائے کہ دفتر کے کلرک، مدارس کے مدرس، کالج کے پروفیسر، مالیات کے افسر تو میدان جنگ میں توپ و تفنگ چلانے کی خدمت پر بھیج دیئے جائیں اور دن رات کے مشاق میر و آرمافوجی، سپاہی قلم دوات سنبھال کر دفاتر و مدارس میں بیٹھا دیئے جائیں تو یہ بھی جائز ہو سکتا ہے کہ مرد و عورت کے فرائض بدل جائیں ورنہ ممکن ہے کہ عورتیں بال کاٹ کر مردوں کی سی صورت بنائیں، مرد داڑھی موچھوں کو صاف کر کے مانگ پٹی میں مصروف ہو کر عورتوں کی شہادت پیدا کریں عورتیں اعلیٰ قابلیت تقریر و تحریر پیدا کر کے میدان عمل میں آئیں اور مرد خانہ داری کی خدمت بجالائیں، لیکن یہ کیونکر ممکن ہے کہ مرد و عورت اپنے ان اعضا و جوارح کی شکلوں اور صورتوں کو بدل دیں جن کے سبب ان دونوں میں قدرت نے امتیاز پیدا کیا اور اعضاء کی مناسبت سے ہر ایک کو ہمت اور حوصلہ دیا، عورتوں کو اپنے ان فرائض کی طرف سے بے توجہی مردوں کی اس اخلاقی خرابی کی بڑی حد تک ذمہ دار ہے جس کے سبب دنیا میں بالعموم اور یورپ میں علی الخصوص ختم انسانی کی بربادی ہوتی جاتی ہے۔

## مرد و عورت کا ملاپ یعنی مقاربت کا فطری اور شرعی طریقہ (عورت سے ملاپ)

عورت اور مرد کے اعضاء کی ساخت ہی ہر ایک کے فرائض کی صورت سامنے لاتی ہے، چنانچہ قرآن کریم نے اپنے حکیمانہ انداز بیان میں جہاں اس مقدمہ کے دوسرے شعبوں پر مکمل ہدایت نامہ پیش کیا وہاں عورت مرد کے ملنے کا طریق بھی بتلادیا۔

**نساء کم حرث لکم فاتوا حرثکم انی شلتکم و قدموا لا نفسکم (البقرہ: ۲۳۳)**

تمہاری عورتیں تمہاری کھیتی ہیں انہی کھیتی کو جس طرح چاہو استعمال میں لاؤ اپنے واسطے آگے کی تدبیر کرو۔

(یعنی وہ طریقہ استعمال کرو جس میں آئندہ نسل بڑھے) غیر فطری طریقہ اختیار نہ کرو، ورنہ تخم حیات برباد ہو جائے گا کج تربیت کیلئے مقام ہی نہ پائے گا اور کوئی حظ و لطف بھی نہ آئے گا۔

عیاش، عیش پرستی کیلئے جسے نئے طرز ایجاد کریں، نت نئی ادائیں اس میل ملاپ کیلئے نکالیں مگر عورت کی صحت، مرد کی عافیت اور تخم حیات کی خیریت و سلامتی کی صورت یہی اور فقط یہی ہے، حدیث میں صاف صاف بتا دیا ہے کہ

**لا تاتوا النساء فی ادبارھن** عورتوں کے ساتھ ان کی پیچھے کی شرم گاہ کی طرف سے نہ ملو۔

پھر تاکید و تہدید فرمائی کہ

**ملعون من اتى امراته فی دبرھا** وہ شخص جو اپنی عورت کے پیچھے کے مقام سے ملتا ہے ملعون ہے۔

اس لئے کہ اس طرح تخم حیات برباد ہو جائے گا اور جانین کی صحت میں بھی خلل آئے گا، جس طرح معمولی میل ملاپ میں سادگی کے ساتھ اپنے جذبات کا اظہار جو ذوق و کیفیت پیدا کرتا ہے بناوٹی اور مصنوعی کیفیات میں وہ مزا نہیں آتا ہے، اسی طرح اس ملنے کی بھی سادگی کے طریق کو ملحوظ رکھتے ہیں خاص حظ و سرور مگر یہ سادگی، جانوروں کی سی بے تمیزی نہ ہو، اسی لئے سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ایک ارشاد میں اس طرف بھی اشارہ کہ اچھی طرح کھیلو کہ ایک دوسرے کے ساتھ چھیڑ چھاڑ کا ذوق پاؤ، جب جذبات انتہائی بر انگیز خفی کی حد کو پہنچیں تب لطف صحبت اٹھاؤ۔

کاشت کیلئے ایک زمانہ مقرر، ختم ریزی کیلئے وقت معلوم، اگر بے وقت بیج زمین میں ڈالا جائے، ادھر محنت برباد جائے، اس گھر کی پوٹھی بھی اکارت جائے، اس لئے فرمایا گیا۔

**فَاعْتَزِلُوا النِّسَاءَ فِي الْمَحِيضِ لَا وَلَا تَقْرَبُوهُنَّ حَتَّى يَطْهُرْنَ ج**

**فَإِذَا تَطَهَّرْنَ فَأْتُوهُنَّ مِنْ حَيْثُ أَمَرَكُمُ اللَّهُ (البقرة: ٢٢٢)**

ایام ماہانہ کے بعد عورتوں سے الگ رہو (ان سے جس طرح ملا کرتے ہیں ایسے نہ ملو) یہاں تک کہ وہ پاک ہو جائیں جب پاک ہو جائیں تو جس طرح خدا نے ملنے کا حکم دیا، اسی طرح ملو۔

عورتوں کے پاک ہونے کے بعد ملنے کا خاص وقت ہے اس وقت مختار بہت وصحبت نتیجہ خیز ہوگی اطباء کی تحقیق بھی اس باب میں یہی ہے بعض نے تین دن بتائے، بعض نے کچھ اور بڑھائے الغرض پاکی کا زمانہ ختم ریزی کا وقت ہے اور ناپاکی کے دنوں میں علیحدگی ضروری، مگر یہاں پر ایک بات یاد رکھنے کے قابل ہے کہ یہ گندگی اور ناپاکی ایسی ناپاکی نہیں جس میں چھوت چھات شروع کر دی جائے اور ایک صاف ستھری پاکیزہ عورت کو ایسا ناپاک سمجھ لیا جائے کہ کوئی اس کے ہاتھ کی چیز نہ کھائے، اس کو اپنے ساتھ کھانا بھی نہ کھائے۔ نہیں نہیں وہ اس آزار میں مبتلا ہے تو نماز نہ پڑھے، قرآن کو ہاتھ نہ لگائے اور مرد اس زمانہ میں قربت نہ کرے، لطف صحبت نہ اٹھائے باقی ساتھ کھائے پلائے بلکہ پاس لیٹے، ایک چادر میں سلائے تو مضائقہ نہیں صرف اس بات کا خیال رہے کہ بے قابو نہ ہو جائے اور جس بات سے منع کیا گیا ہے اس میں نہ پھنس جائے۔

**رجل سئل النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقال ما یحل من امراتی وہی حائض**

**فقال له رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشد علیہا ازارها شانك باعلاها**

کسی شخص نے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ یا رسول اللہ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)! اپنی بیوی سے حیض کی حالت میں مجھے کس طرح ملنا جائز، حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، اس کے ازار کو مضبوطی سے بندھا رہنے دو اور بالائی حصہ سے لطف اٹھاؤ۔ یہی حکم اس وقت جبکہ زچگی کی کلفت (سختی، تکلیف رنج) اور نفاس کے سبب عورت میں قربت کی طاقت و اہلیت نہ ہو حیض و نفاس کی حالت میں قربت میں نہ صرف یہ کہ ختم انسانی بے کار جائے گا، اسلئے کہ یہ وقت ختم ریزی کا نہیں بلکہ جانین کو تکلیف پہنچنے کا اندیشہ، جو خون ان اوقات میں نکل رہا ہے اپنے اندر ایک خاص زہریلا مادہ رکھتا ہے اسی لئے قدرت اس کو باہر نکال رہی ہے اگر اس زمانہ میں قربت کی جائے گی وہ زہریلا مادہ مرد میں اپنا اثر کرتے ہوئے اس کو گرمی اور خون کی خرابی کے دردناک ناپاک امراض میں مبتلا کر دے گا ادھر عورت کو اس زمانہ میں کھال کے نازک ہو جانے کے سبب قربت کے تکلیف بھی ہوگی اور اس وقت کی حرکتوں کے سبب اگر زہریلا خون کچھ نکل گیا تو اس کے کیڑے بدن میں پھیل کر سخت ترین امراض پیدا کروں گے۔ یہی وجہ ہے کہ جسمانی طب اور اخلاق و روحانی طب دونوں اصولوں میں اس کی ممانعت کر دی گئی۔

## غیر قانونی صورت ..... زنا

جب قانونی رشتہ کے ہوتے ہوئے بھی حالت حیض و نفاس میں مقاربت شرعی و طبی دونوں اصولوں سے ناجائز قرار پائی۔ اس لئے کہ اس میں ختم انسانی کی بربادی ہے تو ذرا غور کرو کہ جہاں قانونی رشتہ ہی نہ ہو یا دوسرے کسی شخص کے ساتھ قانونی رشتہ میں بندھی ہوئی ہے یا ابھی آزاد ہے، کسی سے نکاح ہوا، اور اس ختم انسانی کی حفاظت کی ذمہ داری نہیں لے سکتی تو اس اصولِ امرت کا ایسی زمین پر ڈالنا اور برباد کرنا کس قدر شدید ظلم ہے اگر عورت کسی مرد کے ساتھ قانونی رشتہ میں بندھی ہوئی ہے تو ایسی حالت میں کسی اجنبی نے اس کے ساتھ قربت کی، دوسرے کی زمین میں اپنا بیج ڈالا، اس کے ہاتھوں سے تو گیا برباد ہوا۔ اگر اس عورت کا جائز قانونی شوہر اس پر اطلاع پاوے تو انسانی شرافت، حیاء اور غیرت اس کو ہرگز اجازت نہ دے گی کہ وہ اپنی اس عورت کو منہ لگائے۔ اس طرح ایک طرف یہ اجنبی غاصب بنا، دوسرے کی ملک میں خلل انداز ہوا، دوسرے وہ عورت نہ ادھر کی رہی نہ ادھر کی ہوئی، اس خزانہ کی بربادی بہر صورت ہو ہی گئی اور اگر بالفرض وہ جائز شوہر ایسا بے حیاء یوٹ (بے غیرت بے شرم) ہے کہ اس کو ناگوار نہ جانے (یا نیوگ کے مسئلہ کو صحیح مانے جس کو کوئی شریف الطبع انسانیت کا جوہر دیکھنے والا بھی جائز نہیں رکھ سکتا) یا بالفرض اسے اس خباثت کی خبر نہ ہو اور عورت کی عیاری و چالاکی اس راز کو چھپائے تو کیا اس اجنبی کی غیرت اس کو گوارا کرتی ہے کہ کوئی دوسرا شخص اس کی جائز بیوی کے ساتھ ایسا برا کام کرے، اگر گوارا نہیں کر سکتا اور غیرت والا شریف آدمی تو ہرگز ہرگز گوارا نہ کرے گا۔

ہر چہ ہر خود ناپسندی بہ دیگران ہم پسند

جو بات تم اپنے لئے پسند نہیں کرتے دوسروں کیلئے بھی پسند نہ کرو، جیسا بوڑھے ویسا کاٹو گے، اگر آج تم ایک عمل کو اپنے لئے جائز سمجھ رہے ہو تو تیار ہو جاؤ کہ کل دوسرے تمہارے مقابلہ میں بھی اس کو جائز سمجھیں گے اگر کوئی زمانہ ایسا نازک و تاریک بھی آجائے کہ جانین سے یہ خیالات غیرت و حمیت ہی مٹ جائیں تو وہ انسانی نسل کی تباہی، بربادی کا انتہائی وقت ہوگا۔

فاعتبروا یا اولی الابصار



اب رہی وہ شکل کہ عورت کسی جائز رشتہ میں منسلک نہیں اگر پاکدامن ہے عقیقہ ہے، ہا عصمت ہے اور آج ہی کوئی مرد اس کی عزت و عصمت و عفت کو اپنی سیاہ کاری سے برباد کر رہا ہے یا وہ خود جوانی کے جنون میں گرفتار ہو کر اس زشت کاری کا شکار ہو رہی ہے تو۔

ہوشیار آدمی کو لازم ہے کام کا پہلے سوچ لے انجام

اگر یہ سچ اپنے مقام پر پہنچ کر جم گیا، پودا اگا، پھل نکلا تو کیا یہ عورت اپنی اس بے بسی کی حالت میں اس کی تربیت کی ذمہ داری لے سکتی ہے؟ اور کیا اس نمونہ کے ساتھ ہوتے ہوئے پھر کسی شریف و باحیثیت مرد سے جائز تعلق پیدا کرنے کیلئے منہ رکھتی ہے؟ اگر نہیں تو کیا یہ اس کو ضائع کرے گی؟ اور ایک خون، ایک قتل کی مرکب بنے گی؟ یقیناً ایسا ہی ہوگا اور ایسا ہی ہوا کرتا ہے نالیوں میں بڑے جیتے جاگتے بچے کراہ کراہ کر پکار رہے ہیں کہ ہم ظالم مرد و عورت کے ظلم کا شکار ہو رہے ہیں، ماں کی درد بھری آہیں سخت سے سخت کلیجہ کو بھی تڑپا دیتی ہے۔

آہ! وہ گوشت کا ٹکڑا جو ابھی کچا کچا گرایا گیا اگر چہ ابھی بے زبان ہے اس کی ہائے کی آواز بھی سنائی نہیں دیتی مگر ان قاتل، ظالم، مرد و عورت پر لعنت کر رہا ہے، جنہوں نے اس پر آفٹ ڈھائی۔

**مقتنین سے دو دو باتیں**

قانون دعویٰ کرتا ہے، دنیا میں امن و امان قائم کرنے، ظلم کو روکنے، قتل و غارت کو منانے کا لیکن کیا کوئی مقتن ہمیں بتائے گا کہ اس بے زبان پر جنہوں نے ظلم کیا، ان سے بھی کوئی مواخذہ کیا گیا؟ اگر کوئی ڈاکو کسی آدمی کو مار ڈالے تو خواہ اس مقتول کا کوئی عزیز و قریب قصاص کا طلب گار ہو نہ ہو پولیس تحقیقات کرے گی قاتل کا پتا چلائے گی اور جج اپنی خونی سرخ پوشاک پہن کر عدالت کی کرسی پر بیٹھ کر قاتل کو پھانسی کا حکم سنائے گا۔ لیکن دن دھاڑے ان منہ منہ جانیوں پر ظلم کا پہاڑ توڑا جا رہا ہے اور خرمن انسانیت پر ڈاکہ زنی کی جارہی ہے..... کوئی ہے؟ جو ان مظلوموں کی داد سنے..... اور کوئی ہے؟ جو اس ظلم کے انسداد کیلئے کمر ہمت باندھے یہ مانا کہ بچہ کا گراتا اگر ثابت ہو جائے تو ایسا کرنے والی کو بعض عدالتوں سے سزا تجویز کی جاتی ہے لیکن اس سے اصل مرض کا علاج نہیں ہو سکتا تاہم نیکہ نفس فعل زنا کو جرم نہ قرار دیا جائے، وہ حکیم مطلق جس کو اپنی مخلوق کو آرام و آسائش اور اس کے امن و امان کا پورا دھیان، اس ظلم کے انسداد کیلئے قانونی دفعہ وضع فرماتا ہے اور اس ظلم کو ایک شدید جرم قرار دیتا ہے۔

## زنا کی حد اور اس کا فلسفہ

دنیا کی تمام مہذب ہی نہیں غیر مہذب قوموں میں انسان کا قتل کرنا اور اس کی جان لینا ایک اشد شدید جرم قرار دیا جاتا ہے اور جس وقت سے دنیا میں قانون کی بنیاد رکھی گئی قاتل کی سزا قتل ہی قرار پائی۔ اس قتل میں بچہ، جوان، بوڑھا، عورت مرد سب برابر کی حیثیت رکھتے ہیں اس لئے کہ قاتل حقیقتاً سوسائٹی کے ایک فرد کی جان لے کر عالم انسانیت پر ظلم کر رہا ہے، پس جب قتل میں بوڑھا بچہ سب برابر تو دونوں کا بچہ بلکہ ابھی ابھی دنیا کے پردہ پر قدم رکھنے والا بچہ بلکہ رحم مادر کے محفوظ کمرے میں آرام کرنے والا نوہمال بلکہ صلب پدر کی خوشنما کیاریوں میں اچھلنے کودنے والا وہ مادہ جو کل کو انسانی شکل اختیار کر کے ایک بہترین قابل دماغ لے کر جج کی کرسی پر بیٹھنے والا ہو سکتا ہے، اس کو خاک میں ملانے والا، اس کو برباد کرنے والا، اس کو زہر دے کر ہلاک کرنے والا، اس کو زمین میں دفن کرنے والا یا بربادی کیلئے جنگل اور تالیوں میں ڈالنے والا، کس اصول کے مطابق مجرم قتل نہ قرار دیا جائے؟ اور کیوں نہ وہی سزا پائے جو ایک مجرم قاتل کو دی جاتی ہے؟ اگر ایک آدمی نے قتل کیا تو وہ ایک مجرم، اگر دو نے اس کو قتل کر انجام دیا تو وہ دونوں مجرم و ملزم، پس وہ عورت و مرد جو اس اصول امرت کو پانی کے مول بہا کر ضائع یا اپنے نفسانی ذوق کیلئے تھوڑی دیر مزا اڑانے کی خاطر ایک انسانی جان کا اس طرح خون کر رہے ہیں کیوں اس جرم سے بری سمجھے جائیں؟ کہاں کا انصاف اور کون سا عدل ہے کہ ان کو کوئی سزا بھی نہ دی جائے بلکہ یہ جرم جرم ہی قرار نہ پائے۔

سیوا جی نے اگر قتل و غارت گری کو اختیار کیا تو وہ عالم کہا گیا۔ پنڈتھاریوں نے اگر قتل و غارت گری کو پیشہ بنایا تو اس کے استیصال کی تدبیر عمل میں لائی گئیں مگر وہ بدکار عورتوں کا جھٹھا جو دن رات انسانیت کے خرمن پر بجلیاں گرا رہا ہے اور بازاروں میں بیٹھ کر کھلے بندوں نوہمالان نسل انسانیت کو اپنی غارت گریوں میں شریک کرتے ہوئے قوموں اور ملکوں کی آئندہ نسل کو برباد کر رہا ہے، یونہی شتر بے مہار کی طرح آڑا و چھوڑ دیا جائے اور ان پر کوئی فرد جرم نہ چلنے پائے یہ کون سا انصاف ہے؟ قانون فطرت عدل پر جتنی ہے اس میں ظلم کی گنجائش نہیں۔

## زنا کیلئے اسلامی قوانون

آج دنیا اپنی نفس پرستی کیلئے اندھی ہو جائے لیکن وہ خدائے قدوس جس کو اپنے بنائے ہوئے کی قدر و قیمت خود معلوم، اس غیر قانونی صورت سے انسانی جان تلف کرنے والے، مرد و عورت دونوں پر فرد قرار داد جرم لگاتا اور وہی سزا ان کیلئے مقرر فرماتا ہے جس کو قاتل نفس کیلئے مقرر فرمایا ہے تمام عالم کے مقننین نے بھی اپنے قوانین میں اس کو دخل تو کیا مگر صرف قاتل نفس کیلئے نہ زنا کیلئے، یعنی جان کے بدلے جان، قتل کے بدلے قتل، قانون مقدس کی دفعہ ملاحظہ ہو۔

**الزانیۃ والزانی فاجلدوا کل واحد منهما مائة جلدة والا تاخذکم بہما رافقہ فی دین اللہ (النور: ۲۰)**

زنا کرنے والا مرد اور زنا کرنے والی عورت ہر ایک کے سو سو درہ مارو چڑے کا درہ وہ بھی سوا درختی سے مارے جائیں کہ خبردار دیکھو ان پر شفقت و رافت نہ کرنا یہ اللہ کا حکم ہے (وہ ناپاک اس قاتل نہیں کہ ان پر شفقت کی جائے) یہ درہ کی سزا بھی اس وقت ہے جب کنوارے ہوں، قانونی جائز جوڑا اب تک ملا ہی نہ ہوا اگر جوڑا ہوتے ہوئے پھر بھی ایسی نازیبا حرکت کی ہے تو چڑے کا درہ نہیں، اس کی سزا پتھر ہے، نظیر ملاحظہ ہو۔

**عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم**

**قال لما طاعن بن مالک احق ما بلغنی عنک؟ وما بلغک عنی قال بلغنی انک**

**قد وقعت علی جاریۃ الی فلان فشهد اربع شہادات فارمر بہ فرجم**

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما راوی ہیں کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے معمر بن مالک سے فرمایا کیا یہ سچ ہے جو مجھے تمہارے متعلق یہ خبر پہنچی ہے عرض کیا کہ حضور میرے متعلق کیا معلوم ہوا؟ سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے اطلاع ملی ہے کہ تم فلاں خاندان کی چھوکری کے ساتھ ملے اس پر چار گواہیاں لی گئیں اور بالآخر ان کو رجم کیا گیا (یعنی سچ میں کھڑا کر کے پتھر مارے گئے یہاں تک کہ انہیں پتھروں میں دب کر مر گئے)۔

## زنا کسے کہتے ہیں

قانون کی کتابوں میں زنا کے معنی یہ بتائے گئے ہیں کہ

**الزنا وطی الرجل امرأة فی غیر الملك و شبہة**

زنا اس جماعت کو کہتے ہیں جو ایک مرد ایک ایسی عورت کے ساتھ کرے جو اس کی ملک اور شہ ملک میں نہ ہو۔

## زنا پر حد یا دنیوی سزا

سزا مختصر الفاظ میں یوں بیان کی گئی۔

نکاح شدہ (مربک زنا) ہو تو اس کی سزا یہ ہے کہ کھلے میدان میں پتھروں

سے مار ڈالا جائے اور غیر نکاح شدہ کے سو درہ مارے جائیں۔

**للمحصن رجمۃ فی فضا حتی**

**یموت ولن غیر المحسن جلدۃ مائة**

## جوانوں کے نام محبت کا پیغام

یا معشر الشباب من استطاع منكم الباءة فليتزوج فإنه افضل للبصر

واحسن للفرج ومن لم يستطع فعليه بالصوم فإنه له دواء

اے (مرد و عورت) جوانوں کے گروہ تم میں سے جس کسی میں جماع کی قوت ہو، اسے چاہئے کہ نکاح کرے یہ نظر کو بھی محفوظ رکھے گا یعنی خیالات بھی خراب نہ ہونے پائیں گے اور شرم گاہ کی بھی حفاظت کرے گا جس میں نکاح کی طاقت نہ ہو یعنی عورت کے حقوق ادا نہ کر سکے یا عورت کو اس کی مرضی کا شوہر نہ ملے وغیرہ پس اسے چاہئے کہ روزہ رکھا کرے روزہ رکھنے سے نفس پر قابو اور خواہش نفسانی کو روکنے کی عادت ہو جائے گی۔

یا شباب قریب لا تنزوا الا من حفظ فرجه فله الجنة

اے قریش کے نو جوان مرد اور عورتوں دیکھو زنا نہ کرنا، خبردار ہو جاؤ جس نے اپنی شرم گاہ کی حفاظت کی اسے جنت ملے گی۔

..... ترغیب کیلئے فرماتے ہیں.....

## زنا سے بچے تو عبادت کا مزا پائے

ما من مسلم ينظر الى محاسن امرأة اول مرة ثم يغض بصره

الا حدث الله له عبادة يجدها حلواوتها

کسی مسلمان کی نظر جب اتفاقی طور پر ایک یا رگی کسی عورت کے حسن و جمال پر پڑ جاتی ہے اور پھر خدا کے خوف سے وہ اپنی آنکھیں اس کے حسن سے ہچالیتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کیلئے ایسی عبادت کی کیفیت ظاہر فرماتا ہے جس کا وہ مزہ پاتا ہے۔ اس تحریریں و ترغیب کے بعد تہدید و تنبیہ و تحویف دیکھو۔

آج دنیا نے زنا کو بہت معمولی چیز سمجھ لیا اس کو ایسا نظر انداز کیا جانے لگا کہ گویا یہ کوئی بری بات ہی نہیں حالانکہ حدیث صحیح میں ارشاد ہے کہ

## شرک کے بعد سب سے بڑا گناہ زنا ہے

ما تبعد الشرك اعظم عند الله من نطفة وضعها رجل في رحم لا يحل له

شرک کے بعد اللہ کے نزدیک اس گناہ سے بڑا کوئی گناہ نہیں کہ ایک شخص اپنے ماویہ مخصوص کو کسی ایسی عورت کے محفل مخصوص میں پہنچائے جو اس کیلئے حلال نہیں (یعنی جائز قانونی بیوی نہیں)

بلکہ ایک جگہ تو یہاں تک فرمادیا کہ

## زنا کرنے سے ایمان جاتا رہتا ہے

اذا زنى العبد خرج منه الايمان فكان فوق راسه كالظلة

جب کوئی شخص (مرد یا عورت) زنا کرتا ہے تو ایمان اس کے سینے سے نکل کر سر کے اوپر سایہ کی طرح آسمان اور زمین کے درمیان معلق ٹھہر جاتا ہے۔

حضرت عکرمہ نے عبداللہ بن عباس سے پوچھا کہ

كيف ينزع الايمان منه؟ قال هكذا وشبك اصابعه ثم اخرجها

ایمان نکل کیونکر جاتا ہے؟ تو ابن عباس نے اپنے ہاتھ کی انگلیاں دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں ڈالیں اور پھرا نہیں کھینچ لیا اور فرمایا کہ دیکھو اس طرح۔

لا يزني الزاني حين يزني وهو مؤمن مؤمن ہوتے ہوئے تو کوئی زانی زنا کر ہی نہیں سکتا۔

خدا پر ایمان ہے اس کو حاضر دنا نظر جاتا ہے، تو اس سے نہ شرمائے گا کہ وہ رب عظیم تو دیکھ رہا ہے اس رویہ ہی کو مول لے کر اسے کیا منہ دکھاؤں گا اس کے رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تو بتا دیا کہ

الزاني بحيلة جاره لا ينظر الله اليه يوم القيامة ولا يزكه ويقول له ادخل النار مع الداخلين

اپنے ہمسایہ کی حلال عورتوں کے ساتھ زنا کرنے والے شخص کی طرف مالک عالم ذرا بھی نظر التفات نہ فرمائے گا اور نہ اسے ناپاکی سے پاک کرے گا بلکہ یوں فرمائے گا کہ جاو رہنم میں داخل ہونے والوں کے ساتھ تو بھی جہنم میں جا۔

کیونکہ ایک حدیث میں ارشاد ہے۔

اشتد غضب الله على الزناة ان الزناة ياتون تشتعل وجوههم نارا

زنا کرنے والے مرد و عورت پر خدا کا غضب بہت ہی سخت ہوتا ہے قیامت کے دن تو ان کا عجیب حال ہوگا زانی مرد و عورت قیامت کے دن اس طرح دربار خداوندی میں لائے جائیں گے کہ ان کے چہرے آگ کی طرح دہکتے ہوں گے۔ آج پردوں میں چھپ چھپ کر کالام نہ کر لیں، کل قیامت کے دن معلوم ہو جائے گا اور سب میں رسوائی ہوگی۔



ان السموات السبع والارضين السبع والجبال لتلعن الشيخ الزاني

وان روج الزناة ليؤذي اهل النار فتن ريها

ساتوں آسمانوں ساتوں زمینیں اور پہاڑ بڑھے زنا کار پر لعنت بھیجتے ہیں اور قیامت کے دن زنا کار مرد و عورت

کی شرم گاہوں سے اس قدر بدبو آتی ہوگی کہ جہنم میں جلنے والے جہنمیوں کو بھی اس بدبو سے تکلیف پہنچے گی۔

آج ذرا سے بھنگے سے ڈرتے ہو، سانپ کی صورت ہلکے نام سے بھی بھاگتے ہو سن لو کہ

من قعد على فراش مغيبة قبض الله له ثعبانا يوم القيمة

جو کوئی شخص کسی اجنبی عورت کے ساتھ ہم بستر ہو، اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس پر ایک بڑے زہریلے سانپ کو مسلط کر دے گا۔

وہ خطیب ام سید اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیسے دل بھانے والے انداز میں وعظ فرماتے اور مسلمانوں کے گروہ کو پکارتے ہیں۔

**زنا کرنے سے افلاس آتا ہے**

يا معشر المسلمين اتقوا الزنا فان فيه ست خصال ثلاث في الدنيا وثلث في الاخرة فاما التي

في الدنيا فيذهب بها الوجه ويورث الفقر وينقص مسكنت العمر وما التي في الاخرة

فيورث السخط وسوء الحساب والخلود في النار

اے مسلمانوں کے گروہ زناہ سے بچتے رہنا اس کی چھ خاصیتیں ہیں تین دنیا میں ہی اپنا اثر دکھاتی ہیں اور تین آخرت میں۔

دنیا میں یہ تین باتیں پیدا ہوتی ہیں کہ (۱) چہرہ کی رونق اور وجاہت جاتی رہتی ہے (۲) آخر کبھی نہ کبھی فقیری آتی ہے اور

کلزے کلزے کو محتاجی ہو ہی جاتی ہے (۳) عمر گھٹتی ہے..... اور آخرت کی تین باتیں ہیں کہ (۱) اللہ کا غضب ہوتا ہے

(۲) برا حساب ہوتا ہے (۳) اور جہنم میں پڑا رہتا ہے۔

**مرد و عورت زنا کے گناہ میں دونوں برابر**

یہ تمام احکام مرد و عورت سب کیلئے یکساں بے شک وہ مرد جو اس دولت بے بہا کو برباد کرتا اور نامہ اعمال کو گناہ کی سیاہی سے کالا

بناتا ہے سزا کا مستحق، عذاب کے قابل اس کے چہرہ پر پھینکا کر برے، فقیری و مصیبت میں مبتلا ہو، دنیا و آخرت دونوں میں روسیاء ہو،

اسی طرح وہ عورت جو اپنی عفت و عصمت جیسی بیش قیمت چیز کو چند لمحہ کی ناپائیدار لذت کے سبب خاک میں ملا کر عمر بھر کیلئے

کلک کا ٹیکہ اپنے ماتھے پر لگائے یقیناً سخت سزا کی سزاوار، عذاب خداوندی میں گرفتار، نہ دنیا میں کوئی غیرت والا، عزت والا مرد

ایسی بے غیرت و بے حیا کا خریدار، نہ آخرت میں اس کی طرف نظر کریم پر دروگار۔

## بازاری فاحشہ عورتیں

جنہوں نے حیا و شرم کے نقاب کو اٹھایا پہلے ہی بے غیرتی کے پشواڑ کو پہنا وہ یقیناً انسانی سوسائٹی کیلئے وہ ناپاک کیڑے ہیں جو پیگ اور ہیضہ کے کیڑوں سے زائد دنیا کیلئے خطرناک ہیں۔

عالم کا کوئی طبیب، زمانہ کا کوئی ڈاکٹر، اس حقیقت سے انکار نہیں کر سکتا کہ مختلف انسانوں کے ملنے کے سبب عورت اپنے جو ہر عفت و عصمت ہی کو نہیں کھوتی بلکہ اس کے ساتھ ساتھ صحت جیسی بیش قیمت دولت کو بھی خیر باد کہتی ہے طاعون و ہیضہ کا مرض اس قدر پھیلتا ہو یا نہ پھیلتا ہو لیکن وہ ناپاک متعدی امراض جو انسانی زندگی کو ہمیشہ کیلئے تباہ و برباد کر رہے ہیں یقیناً ایسے ہی چشمہ امراض سے سیرابی کا نتیجہ ہوتے ہیں۔

## محکمہ حفظان صحت سے دو دو باتیں

ہاسپٹل مختلف مواقع پر کھولے گئے تاکہ امراض کی دوائیں مفت تقسیم کی جائیں مرض کے آنے سے پہلے حفظ مالتقدم کیلئے چچک کا ٹیکہ لگانے کا انتظام بھی بہت باضابطہ کیا گیا، یہاں تک کہ جج کے فرض کو ادا کرنے بھی کوئی جانے نہ پائے جب تک کہ ٹیکہ نہ لگایا جائے، ذرا آب و ہوا میں خرابی آئی کہ فوراً (Disinfection) کا کام جاری ہوا، کوچہ و بازار میں پہنے والی نالیوں میں فٹائل ڈالا گیا لیکن ان گندی نالیوں کی صفائی کی بھی کوئی تدبیر کی گئی جن کے کیڑے آتشک اور سوزاک، برص اور جذام جیسے ناپاک امراض کو دن بدن پھیلاتے ہی چلے جا رہے ہیں، چچک اور طاعون کے اعداد و شمار ہمیں بتائیں گے کہ کس قدر جانیں اس میں ہلاک ہوئیں اور کتنے بیمار ہیں، لیکن کوئی دفتر اس کا بھی ہے جس میں ان ناپاک امراض کی فہرست ہو؟ اگر نہیں تو اطباء سے پوچھو ڈاکٹروں سے دریافت کرو وہ بتائیں گے کہ یہ مہلک امراض ان گلیوں اور کوچوں سے چل کر بڑے بڑے شرفاء کے محلوں اور قلعوں میں پہنچ چکے ہیں بدکار، حرام کار مردان گندی بیمار یوں کو بازاری عورتوں سے دام دے کر خریدتے ہیں، ان ناپاک مردوں کے کثرت کے سبب گھر میں بیٹھنے والیاں بھی ان امراض کا شکار ہو رہی ہیں، وہ بے چاریاں اپنی حیا و شرم کے سبب اس راز کو چھپاتی ہیں اور بلاوجہ و بلاقصور معصوموں کی جانیں ہلاک ہو جاتی ہیں کیا کوئی درد مند ہے جو ان بے کس معصوم خاتونوں ہی کے حال ہی پر رحم فرمائے اور ان بے زبان مظلوموں ہی کی خاطر سے ان کی ناپاکی کے انسداد کی تدبیر عمل میں لائے.....؟

## زنا کا لائسنس اور ڈاکٹری معائنہ

بعض ملکوں میں دیکھا گیا ہے کہ حکومت کی طرف سے بازاری پیشہ در عورتوں پر یہ قید لگائی گئی ہے کہ وہ اول حرام کاری کیلئے حکومت سے اجازت حاصل کریں اور زنا کا لائسنس (اجازت نامہ) لیں اور اس کی فیس حکومت کے خزانہ میں داخل کریں پھر ہر ہفتہ یا چند دھویں دن اپنا ڈاکٹری معائنہ کرائیں اگر کسی متعدی بیماری میں مبتلا پائی جائیں تو اس بیماری سے صحت پانے تک لائسنس ضبط رہے۔ نیز عیاش طبع حرام کاروں کیلئے یہ ہدایت ہے کہ کسی پیشہ ور عورت کے پاس جانے سے پہلے اس کا لائسنس اور صحت کی رپورٹ دیکھ لیں۔

اس قانون پر اخلاقی حیثیت سے تو تبصرہ کرنا ہی بیکار ہے جن کے نزدیک زنا جیسا ناپاک کام اخلاقی جرم ہی نہیں، انہیں نائیکہ کی طرح کمائی میں حصہ لڑانے اور ٹیکس لینے میں کیا شرم عار یہ کہنے کی بھی ضرورت نہیں کہ اس قسم کے ڈاکٹری معائنہ کا نمونہ رات دن دنیا کے سامنے پیش اگر ایک سنگدل قصاب اپنے گلے سیدھے کرنے کیلئے کمزور ناتواں بیمار جانور کو ذبح کرنے کی اجازت ڈاکٹر صاحب کی جیب گرم کر کے بہت آسانی سے حاصل کر سکتا ہے تو ان نرم و نازک دلربا یا نہ مورتوں کو پاس حاصل کرنے میں دشواری ہو سکتی ہے؟ درآنحالانکہ ان کو یہ خوف دامن گیر ہے کہ اگر صحت کا پاس نہ ملا تو گا ہک دوسرا گھر دیکھ لیں گے اور مکان ہمیشہ کیلئے ٹھنڈی پڑ جائے گی۔

## نوجوان مردوں سے خطاب

پیارے نوجوانو! تمہیں اپنی اُبھرتی ہوئی جوانی کا صدقہ، سنبھلنا، بچنا، ہوشیار رہنا دیکھو دیکھو اس گلی میں قدم بھی نہ رکھنا جہاں تمہاری جوانی کے چور بستے ہیں تمہاری عمر بھر کی کمائی برباد ہوگی سخت ناپاک امراض کی مزید سزا ساتھ ملے گی، خدا کے دربار میں روسیادہ اور دنیا کی آنکھوں میں بے قدر، عمر بھر کیلئے صحت سے مایوس، عافیت آرام اور چین کی زندگی خواب و خیال ہو جائے گی عقل والے انسان کا کام ہے کہ دوسروں کو دیکھ کر عبرت حاصل کرے۔

مختلف قسم کے کھانے، کھٹے، پیٹھے، تیز ترش سب ملا کر ایک جگہ رکھ دیں سڑیں گے، بدبو پیدا ہوگی، کیڑے پیدا ہوں گے، برہا کی پٹھی تم نے نہ چکھی ہوگی یہ وہ مچھلی ہے جو سرکہ اور کھٹائی میں مدتوں سڑائی جاتی ہے جب اس میں موٹے موٹے کیڑے پڑ جائیں تب وہ عمدہ خوبصورت پلیٹ میں نکال کر نہایت مکلف سرپوش سے ڈھکی ہوئی سامنے آتی ہے چینی کی سنہری کا مدار طشتری اور سرپوش کو دیکھ کر یہ سمجھ کر کہ کوئی عمدہ کھانا ہوگا تمہارا جی لپٹائے، منہ میں پانی بھرا آئے مگر جب کھلو گے تو اگر دماغ صحیح ہے یقیناً اس کی بدبو ناک میں جاتے ہی ایسا پر آگندہ بنائے گی کہ سب کھایا بپا بھول جاؤ گے پھر گہری کی طرح گلجے کیڑے جب چلتے ہوئے نظر آئیں گے کھانا تو بڑی بات ہے محض دیکھ کر استفراغ نہ ہو جائے تو ہم ذمہ دار ہاں جو ابھی اس کے کھانے کے خوگر ہو چکے ہیں ان کیلئے البتہ یہ غذا خوشگوار۔

پیارے عزیزو! بازاری عورتیں بھی وہی برہا کی ٹشٹی ہیں پوڈر اور سرمہ پر نہ بھلنا، بالوں کی بناوٹ اور پٹھواری سجاوٹ پر نہ دیکھنا یہ وہی سرپوش اور طشتری ہے جس میں مختلف مزاج والے انسانوں کے ہاتھ پڑ چکے ہیں اور مختلف قسم کے مادوں نے ایک جگہ مل کر اس کے مزاج کو بدل کر اس قدر سزا دیا ہے اور ایسے باریک باریک کیڑوں کو جو دیکھنے میں نہیں آتے، اس میں پیدا کر دیا ہے کہ تم اس کے پاس گئے اور انہوں نے ڈنک مارا بہر حال یہ ایسا ناگ ہے جس کا کاٹا سانس بھی نہیں لیتا۔ ایک وقت کی ذرا سی لذت پر اپنی عمر بھر کی دولت آرام و راحت تندرستی و صحت اور عیش و عشرت کو نہ کھو بیٹھنا۔

نہ لائق بود عیش با دلبرے کہ ہر بادا دش شوہرے

## طوائفوں کے نام محبت کا پیغام

بازاری و پیشہ ور عورتیں ناراض ہوں گی کہ ہم نے انہیں کیا کچھ کہا، وہ ہمیں گالیاں دیں گی کہ ہم نے ان کی روزی کو تباہ کرنے کا سامان کیا، لیکن انہیں بتا دیا جائے کہ ہم نے ان سے جو کچھ کہا ان کے بھلے کیلئے کہا، اب ہم انہیں سے پوچھتے ہیں کہ بتاؤ.....

اے اللہ کی بندو! تم انسان ہو، انسان کی طرح پیدا ہوئی ہو، قدرت نے تم کو عقل دی اور سمجھ دی اور اس عقل و سمجھ کے سبب اور جانداروں پر فضیلت دی۔ انسان کو جان و مال اور اولاد پیاری ضرور ہوتی ہے مگر زیادہ سمجھدار شریف الطبع انسان وہ کہا جاتا ہے جس کو ان تینوں کے مقابلہ میں عزت پیاری ہو، کتنے بہادر ہیں جو جان پر کھیل جائیں، مال لٹائیں، اولاد کی پرواہ نہ کریں، لیکن اپنی عزت پر حرف نہ آنے دیں کیا تم نے اس دنیا میں آنے سے پہلے عزت والے باپ کی پشت میں تربیت پائی ہے اگر ایسا ہے تو کیا تم بھی اس کی قائل ہو اور عزت کی اپنی نظر میں کوئی قدر و قیمت سمجھتی ہو اگر ایسا ہے تو کیا تم نے کبھی سوچا، کبھی غور کیا کہ آج سوسائٹی میں تمہاری کیا عزت ہے سوسائٹی سے مراد اپنی قوم کا محدود دائرہ نہ لینا، دنیا میں نظر دوڑاؤ اور اپنے لئے جگہ تلاش کرو، آج مانا کہ بڑے بڑے راجہ بھی تم پر جان ثناری کے دعوے کرتے ہیں تم کو ان کے برابر بیٹھنے کا نہیں بلکہ لیٹنے کا بھی موقع ملتا ہے مگر کیا تم سچے دل سے کہہ سکتی ہو کہ تم کو وہ عزت حاصل ہے جو ایک غریب، مفلس، پاک و دامن بی بی کو حاصل ہوتی ہے نہیں اور ہرگز نہیں۔

اگر تم کو اولاد پیاری ہے تو کیا تم ہی انصاف سے بتاؤ گی کہ تمہاری وہ گاڑھی کٹائی جو مدتوں کی محنت کے بعد تمہارے وجود میں آئی دن رات کو اٹھکلیوں میں کس بری طرح برباد ہوتی ہے مانا کہ اس کی تربیت بھی کی اگر وہ تمہاری جنس یعنی لڑکی کی صورت میں نمودار ہوئی تو آخر کیا تم پسند کرتی ہو کہ وہ بھی اسی طرح بے عزت بنے، اسی طرح پیٹے پر بیٹھے اگر لڑکا ہو تو کیا تم گوارا کرتی ہو کہ اس کو کوچہ بازار میں بھی حرام زادہ بنی کہہ کر پکارا جائے، تمہاری جان اگر تم کو پیاری ہے تو کیا تم نہیں چاہتیں کہ امراض سے بچو اور بیماریوں کا شکار نہ ہو، جو مرد بازاروں میں آتے ہیں یا تمہیں بلاتے ہیں کل کسی اور کے پاس گئے ہوں گے اس طبقہ کا حال خود تمہیں ہم سے زیادہ معلوم.... کیا تم چاہتی ہو کہ وہ ناپاک اور گندے امراض کو لائے اور تم تک پہنچائے۔ سچ یہ ہے کہ جسے نہ عزت کا ڈر، نہ جان کی پرواہ، نہ اولاد کا دھیان، صرف مال کا خیال اور چند نکلے ہی عزت، آبرو، جان، اولاد سب کچھ قربان کرنے کو تیار ہو جائے تو اس سے زیادہ بے عزت اور کون ہوگا۔



کچ بولنا کیا تم ایسی ہی ہوگئی ہو، اچھا یہی اور فقط یہی ہے تو انصاف سے بتاؤ کہ ایسے شخص میں اور کتنے میں کیا فرق ہے۔ وہ بھی ایک ٹکڑے کیلئے دھتکارتا ہے، لکڑی کھاتا ہے مگر پھر دوڑ دوڑ کر وہیں آتا ہے، اس انسانی صورت پر غور نہ کرنا، ایسی صورت پتھر کی صورت بھی ہو سکتی ہے، ربڑ کی گڑیا کو بھی لباس پہنایا جاسکتا ہے، اصل صورت وہ ہے جو اعمال کے اعتبار سے قرار پائے آج بے عقل آدمی کو ہر شخص یہ کہتا ہے کہ گدھا ہے حالانکہ اس کی صورت آدمیوں کی سی ہے۔ اس طرح بے حیائی و بے غیرتی کے فعل کو اختیار کرنے والی صورتیں بظاہر آدمیوں کی سی معلوم ہوں لیکن اگر کسی آنکھوں والے سے پوچھوگی تو وہ بتا دے گا بلکہ اگر کوئی روحانی دور بین رکھنے والا درد منہاں مل گیا تو وہ دکھا بھی دے گا کہ خنزیر جیسے بے حیا اور بے غیرت جانور کی صورت ہے، اللہ تمہارے حال پر رحم کرے اور تمہیں ہدایت دے۔

اللہ کی بندوبست جانوروں میں بھی مادہ ہوتے ہی ہیں لیکن کیا تم کوئی مادہ ایسی بتا سکتے ہو کہ جس نے اپنا پیٹ بھرنے کیلئے اس برے کام کو اپنا پیشہ بنایا ہو؟ افسوس تمہاری یہ حرکت تو انسانوں کی جماعت کو جانوروں کے سامنے بھی ذلیل بنا رہی ہے ہمیں افسوس تو زیادہ اس بات کا ہے کہ وہ مال جو اس طرح حاصل کیا گیا ہو، اس سے تم نے کپڑے بنائے، اس سے تم نے کھانا کھایا اس کی تم میں قوت آئی، اسی قوت سے تم نے عبادت بھی کی اور بعض نیک کام بھی کئے، بے شک تمہیں ان نیک کاموں کا ثواب ملنا چاہئے مگر کیا کیا جائے کہ اس گندہ مال اور گندی طاقت نے تمہاری تمام نیکیوں کو بھی گندہ کر دیا عمدہ شربت میں ایک قطرہ بھی نجاست کا مل جائے تو تمام گلاس خراب ہو جائے یہاں تو تمام کام ہی شربت کندہ ہے۔

**ان اللہ لا یقبل الا طیب** اللہ پاک ہے صرف پاک ہی چیز قبول کرتا ہے۔

کتنی رنج کی بات ہے کہ ایک ذرا سے لطف کیلئے تم نے اپنی زندگی کی ایک بے بہا دولت کو یوں ہی لٹا دیا اس حسن ظاہری کو کب تک سنبھال سکتی ہو، جس کے بل بوتے پر آج کیا کیا ٹھاس جمار کھے ہیں کسی کہنے والے نے کیا خوب کہا ہے ۔

جو بن دھن پاؤ نادن چارا	جاگی گرب گرے سو گنوارا
پسو کی کھال کی بنے پنہیا	نوبت بڑھے نگارا
زیر ری چام کام نہیں آدے	جل جل ہو گئی سارا

نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی وہ لاڈلی بیٹی جن کے نام کو سنتے ہی تم بلائیں لیا کرتی ہو، جن کے پیارے بیٹے کے غم میں تم چوڑیاں ٹھنڈی کیا کرتی ہو اور محرم کے چالیس دن ماتمی لباس پہن لیا کرتی ہو، اس قدر حیا و شرم والی کہ اس عالم سے پردہ کرنے کے بعد کیلئے بھی یہ خیال و غم کہ کوئی میرے بدن کے بناؤ کو نہ دیکھے، جنازہ پر معمولی چادر پڑی ہوگی تو بدن کا بناؤ معلوم ہو جائے گا پیارے باپ کے وصال کے بعد پہلے پہل خوشی کے آثار چہرہ پر اسی وقت نمودار ہوئے جبکہ ایک خادمہ نے جنازہ کیلئے گہوارے کا نمونہ پیش کیا۔ ان کی یہ حیا اور تمہاری یہ حالت سبط مرتضیٰ شہید کریم علیہ علیہ السلام نے جان دینا اختیار کیا مگر زانی و فاسق بزدلی کی بیعت و اطاعت کو گوارا نہ کیا، آج تم نے ان کا سوگ منایا مگر یاد رکھنا یہ ہرگز کام نہ آئے گا جب تک انکے طریقہ کو اختیار کر کے اس ناپاک پیشہ سے توبہ نہ کرو گی۔

نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنی بیاری بیٹی جنت کی سیدانی سے فرمائیں کہ اے فاطمہ عمل کیجئے قیامت کے دن یہ نہ پوچھیں گے کہ کس کی بیٹی ہو، یہ پوچھیں گے کہ کیا عمل لے کر آئی ہو؟ کیا تمہیں کبھی خیال آیا کہ تمہارا پیدا کرنے والا رب یوں فرما رہا ہے۔

**لا تقربوا الزنا انه كان فاحشته وساء سبيلا**

دیکھو زنا کے قریب بھی نہ جانا، یہ تو بڑی ہی بے حیائی کی بات اور بہت ہی بُرا راستہ ہے۔

کیا تم نے کبھی نہیں سنا کہ تمہارے پیغمبر روحی فدا فرماتے ہیں۔

**من زنى او شرب الخمر نزع الله منه الايمان كما يخلع الانسان القميص من راسه**

جس نے زنا کیا یا شراب پی اللہ تعالیٰ اس میں سے ایمان کو اس طرح نکال لیتا ہے جیسے انسان سر میں سے کرتا نکال ڈالتا ہے۔ تمہیں یہ بھی خبر ہے کہ

**ان الله يدنو من خلقه فيغفر لمن استغفر الا البغى بفرجها**

اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق سے قریب ہوتا ہے اور کوئی مغفرت طلب کرے اسے بخشتا ہے

لیکن اس عورت کو نہیں بخشتا جو اپنی شرمگاہ کا ناجائز استعمال کرتی رہی ہے۔

ہم نے جو کچھ کہا، تمہارے بھلے کیلئے کہا، ہم نہیں چاہتے کہ تم جنس انسانی سے ہو کر حیوانات بلکہ ان سے بھی بدتر زندگی گزارو، ہم نہیں چاہتے کہ تم اس اسلام کے نام پر بدنمادار لگاؤ جو اس ناپاک فعل میں چھسنے والوں کو واجب القتل قرار دے۔

ہم نے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فرمان پڑھا ہے کہ

**من سن سنہ فله وزرہا وزمن عمل بہا**

جس کسی نے کوئی برابر استہ نکالا اس پر اس کا بھی گناہ اور جو اس راہ پر چلے اس کا بھی گناہ۔

آج تمہاری اس خرابی و بیہودہ روش سے کتنے نو تنہا لان چن انسانیت برباد ہوتے ہیں یاد رکھنا کہ تم پر تمہاری تباہی بذر اعمالیوں کا بوجھ ہی نہیں بلکہ ان سب کی بذر اعمالیوں سے تمہارا نامہ اعمال سیاہ ہو تا چلا جاتا ہے اور ہوتا رہے گا پھر اگر تمہاری اولاد یا پروردہ نے بھی اسی پیشہ کو اختیار کیا تو اس کی تمام بذر اعمالیوں جس طرح اس کے نامہ اعمال کو سیاہ کریں گی تمہارے مرنے کے بعد بھی تمہارے نامہ اعمال میں اسی طرح گئی جائیں گی، اس لئے کہ ان کی بنیاد تم نے ہی ڈالی پھر جب تک پھر تمہارے سدھانے کا یہ سلسلہ چلے ان میں سے ہر ایک بذر اعمالی تمہاری ہی بذر اعمالیوں میں اضافہ کرنے والی ہوگی، **لے اب بھی باز آؤ!** توبہ کا دروازہ کھلا ہے موت کا قاصد سر پر کھڑا ہے۔ اب بھی توبہ کرو اور شریفانہ زندگی اختیار کرو جو ہونا تھا ہو لیا..... وہ رب غفور اب بھی محبت کے ساتھ تمہیں پکار کر کہتا ہے۔

**هل من مستغفر فاغفر له** ہے کوئی معفرت مانگنے والا جو بخشش چاہے اور میں اسے بخشوں۔

باز آ باز آ ہر آنچہ ہستی باز آ	گر کافر و گمرو بت پرستی باز آ
ایں درگہ مادر کی نو میدی نیست	صد بار اگر توبہ نکستی باز آ

## خلاف فطرت صورتیں

تم نے ابھی پہلے باب میں مطالعہ کیا کہ قدرت نے عجیب و غریب طاقت مرد و عورت کو عطا فرما کر اس کے استعمال کیلئے ہر ایک کی حالت کے مطابق آلات بھی عطا فرمائے زبان بچھتی ہے آنکھ دیکھتی ہے ہاتھ چھوتے ہیں کان سنتے ہیں لیکن اگر ان اعضا میں کوئی خرابی آجائے مثلاً آنکھ کا کام ہے روشنی اور اُجالے میں دیکھنا، تم سورج کو ٹھیک دو پہر کے وقت نظر جما کر دیکھو یعنی بیٹائی کا غلط اور بے جا استعمال کرو..... نتیجہ کیا ہوگا؟ بیٹائی جاتی رہے گی اسی طرح اگر کانوں سے غیر موزوں طریقوں سے کام لیا گیا مثلاً توپوں کے چلنے یا جہاز کی سیٹی کی طرح سخت و درست کریمہ آوازیں یک نخت کانوں میں پہنچیں، تو بسا اوقات یہ ہوتا ہے کہ فوراً سنتے کی طاقت جواب دے دے اور جاتی رہے ہم نے انجن اور ملوں میں کام کرنے والے مزدوروں کو دیکھا ہے کہ وہ بہرے ہو جاتے ہیں اس لئے کہ دن میں آٹھ دس گھنٹے متواتر مشین کے چلنے کی آوازیں کان کے پردوں پر ایسا بوجھ ڈالتی ہیں کہ وہ بیکار ہو جائیں، اسی پر قیاس کر لو کہ وہ خاص آلے جو اس قدرت نے اس مخصوص قوت کے استعمال کیلئے دیئے ہیں اگر غلط طریق پر بے جا استعمال میں لائے جائیں گے تو ان کی بھی وہی حالت ہوگی۔

حسن و شباب کا یہ گوہر لطیف اور جوانی کا یہ انمول خزانہ، ناف کے نیچے ایک تھیلی میں محفوظ ہے اور اس کے باہر لانے کیلئے ایک آلہ اور رستہ معین، مردوں میں وہ رستہ جس کے ذریعہ یہ باہر آتا ہے ایک اسفنج کے جیبا بناؤ رکھتا ہے اور اسی میں ملے جلے پٹھے اور رگیں۔ اسفنجی جسم کے اندر جلدی سے محسوس کرنے کی ایک خاص طاقت قدرت کی طرف سے رکھی گئی ہے اسی طرح عورت کے جسم میں بھی اس کیلئے خاص مقام فطرت نے مقرر کیا اور دونوں کے ان مخصوص آلوں میں ایسی مناسبت رکھی کہ حقیقی لذت اور واقعی ذوق حاصل کرنے کیلئے انہیں دونوں جسموں کا ملنا ضروری اگر مصنوعی شکلیں اختیار کر لیں اور بناوٹی چیزوں سے کام لیا گیا تو سراسر نقصان ہی نقصان وہ ہوں پرست جو فطرت کے مقرر کئے ہوئے طریقے پر چھوڑ کر دوسری راہ کو اختیار کرتے ہیں دھوکہ کھاتے اور بعد میں پچھتاتے ہیں قدرت نے انسان کے بدن میں ہر حصہ میں ایک خاص کام کی قدرت رکھی ہے فضلہ نکال کر پھینکنے کیلئے جو جگہ مقرر کی گئی اس میں اندر سے باہر پھینکنے کی قوت رکھی گئی۔ باہر سے اندر لینے کی استعداد اس میں نہیں، عضلات اور اس دروازہ پر اس نگہبانی کیلئے ہر وقت تیار کہ کوئی چیز باہر سے اندر نہ جانے پائے اگر خلاف فطرت اندر داخل کی جائے حفاظت کرنے والے عضلات زور لگائیں گے کہ وہ داخل نہ ہونے پائے وہ نازک جسم جو نرم اور مہین جھلی، باریک باریک رگوں میں سمٹنے اور کبھی پھیل جانے والے سب پٹھوں سے مرکب ہے اس جنگ میں سخت مقابلہ کرنے کے سبب دبتا ہے، بھیپتا ہے اس کا سر کچلا جاتا ہے اس خلاف فطرت ملاپ نہیں بلکہ لڑائی کا نتیجہ یہ ہے کہ رگیں دب جائیں کمزور پڑ جائیں پٹھے خراب ہو جائیں اور محسوس کرنے کی طاقت بڑھ جائے جڑ کمزور ہو کر جسم کا بناؤ بگڑ جائے ممکن ہے کسی جانب کبھی بھی آجائے، تحلیل پر زور پڑنے

سے درم پیدا ہو سکتا ہے جس کا اثر مادہ مخصوص کی تھیلی تک پہنچ کر گند گداہٹ پیدا کرے گا اور بار بار کی اس گند گداہٹ سے ایک رفیق مادہ ٹکٹنا شروع ہوگا اس مادہ کے بار بار ٹکٹنے اور ہر وقت عضلات میں نمی رہنے کے سبب تمام پٹھے ڈھیلے پڑ جائیں گے رگوں میں رطوبت اتر آئے گی نیلی نیلی، موٹی موٹی رگیں چمکنے لگیں گی اور ہمیشہ اس طاقت سختی اور توانائی کو صبر کرنا پڑے گا جو ازل جسم میں موجود تھی کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ ایسی رطوبت نکلتے نکلتے منہ پر جم جاتی ہے اور اس گندگی کی نالی میں رکنے کے سبب اندر زخم پڑ کر پیشاب میں جلن کا سخت مرض لاحق ہو جاتا ہے۔ بار بار یہ خلاف فطرت حرکت کرنے کا نتیجہ یہ ہوگا کہ جھلی میں خراش پیدا ہو کر ہر وقت کی جھوٹی خواہش پیدا کرے گی کثرت کیساتھ اس خواہش کو پورا کرنے سے خزانہ خالی ہو جائے گا مادہ پورے طور سے بننے بھی نہ پائے گا کہ نکلتے کا سلسلہ بندھ جائے گا آخر جریان کی مصیبت لاحق ہوگی آنکھوں میں گڑھے چہرہ پر بے رونقی دل و دماغ کی کمزوری، غرض تمام اعضائے رئیسہ جواب دے بیٹھیں گے آخر اس خلاف فطرت حرکت کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ پھر انسان عورت کو منہ دکھانے اور دنیا کی زندگی میں وہ خاص لطف صحبت اٹھانے کے قابل نہیں رہتا..... ذرا سوچنا وہ وقت کیسی حیرت و ندامت کا ہوگا جب ایک دوشیزہ پاکدامن اپنی تمام امیدوں کا مرکز تم کو بنائے ہوئے تمہارے پاس آئے گی اور تم اس حالت میں گرفتار ہو گے تو شرم کے مارے سر بھی نہ اٹھا سکو گے۔ ادھر اپنی صحت و عافیت و تندرستی کو عمر بھر کیلئے کھویا، ادھر دوسری پاک دامن بے گناہ کی حسرتوں کا خون کیا، نہ خود زندگی کا لطف اٹھایا، نہ دوسرے کو پانے کا موقع دیا پھل لانا تو کچا بیج ڈالنے کے قابل بھی نہ رہے۔

آج اس کل کی بات کے متعلق سوچو اور ابھی بھی اسی ابھرتی جوانی میں اندھے نہ بن جاؤ..... دیکھو دیکھو تمہارا ضمیر اس گندے، خلاف فطرت فعل پر تم کو خود ملامت کرے گا، اگر خدا پر ایمان ہے اور اس کے احکام کی تمہارے دل و دماغ میں کچھ قدر وقعت، اس کے عذاب کا خوف اور عتاب کا ڈر، تو سنو سنو، وہ خدا و عبد قدوس فرماتا ہے۔

**اِنَّ اَتَاوْنَ الذِّکْرَ اِنْ مِنَ الْعَالَمِیْنَ وَ تَقْدِرُوْنَ مَا خَلَقَ لَکُمْ دِیْکُمْ مِنْ اَزْوَاجِکُمْ بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ عَادُوْنَ**

کیا تم دنیا میں ان لوگوں کو ملتے ہو اور خدا نے تمہارے لئے جو بیویاں بنائی ہیں انہیں چھوڑتے ہو،

یقیناً تم حد سے بڑھنے والے لوگوں میں سے ہو۔ (الشعراء: ۱۶۵، ۱۶۶)

حضرت لوط علیہ السلام کی قوم نے سب سے پہلے اس ناپاک عادت کو اختیار کیا، حضرت لوط علیہ السلام نے انہیں بہت سمجھایا محبت بھرے انداز سے بتایا، پورا تاریخی واقعہ ہمارے تمہارے لئے درس عبرت کی شکل میں قرآن عظیم نے فرمایا۔

**و لوطا اذ قال لقومه اتأتون الفاحشة ما سبقكم بها من احد من العالمين**

**انکم لتأتون الرجال شهوة من دون النساء بل انتم قوم مسرفون (الاعراف: ۸۰، ۸۱)**

لوط علیہ السلام نے جب اپنی قوم سے کہا کہ تم ایسی بدعتی کرتے ہوئے جو تم سے پہلے دنیا میں کسی نے کی ہی نہیں، تم تو عورتوں کے بجائے مردوں سے اپنی خواہش پوری کرتے ہو یقیناً تم حد سے بڑھنے والے لوگوں میں سے ہو۔

حضرت لوط علیہ السلام نے اپنی قوم کے ان نالائق مردوں سے یہاں تک کہا کہ اگر تم کو اپنی نفسانی خواہش ہی پوری کرنی ہے تو میری قوم کی لڑکیاں حاضر ہیں، ان سے نکاح کرو مگر لڑکوں پر تو نظر نہ ڈالو لیکن ان نابکاروں نے نہایت دریدہ دہنی سے ان کو یوں جواب دیا۔

**ما لنا فی بناتک من حق وانک لتعلم ما نريد**

آپ کی صاحبزادیوں کی ہمیں خواہش نہیں، آپ کو تو خبر ہے ہم کیا چاہتے ہیں۔

آخر وہ اپنی خباثت سے باز نہ آئے تو غضب الہی حرکت میں آیا اور وہ تمام لوگ جو اس خبیث عادت میں مبتلا ہو کر آئندہ نسلوں میں بھی اس ناپاک کو پھیلا رہے تھے اس طرح ہلاک کئے گئے کہ

**فاخذتهم الصبحة مشرقين فجعلنا عاليها فافلها و امطرنا عليهم حجارة من سجيل**

پس سورج نکلنے وقت چنگھاڑنے پکڑ لیا اور ان کی ہستی کو اوپر نیچے کر ڈالا اور ان پر کھنگ کے پتھر برسائے۔

اس درس عبرت کو دیکھتے ہوئے بھی کیا آنکھیں نہ کھلیں گی اور ایسی ناپاک حرکت کی نیت رہے گی کیا یہ تمنا ہے کہ معاذ اللہ خدا کا وہی عذاب پھر آئے؟ کیا یہ خیال ہے کہ جب تک دیکھ نہ لو، نہ مانو گے؟ جو لوگ اس مصیبت میں مبتلا ہو چکے ہیں اور اس عذاب کو اپنے سر پر لے چکے ہیں، ان کی صورتیں دیکھ لو، نہ چہرہ پر رونق، نہ رخساروں پر تازگی، منہ پر پھنکار برستی ہے اس لئے کہ مضر صادق صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خبر دی ہے۔

**ملعون من عمل قوم لوط (حدیث، رزین)** جس نے لوط (علیہ السلام) کی قوم کا سا کام کیا وہ ملعون ہے (پھنکار کا مارا ہے)۔

ایک حدیث میں یہاں تک صاف صاف بتا دیا گیا کہ ایسا خلاف فطرت کام مسلمان کا کام نہیں۔

**من اتنى شيئا من النساء او الرجال فى اديارهن فقد كفر**

جس نے عورتوں یا مردوں سے ان کے پیچھے کے مقام میں جائز سمجھتے ہوئے مجامعت کی یقیناً اس نے کفر کے۔



اس ناپاک کام سے یہاں تک بچایا گیا کہ اس کے مقدمات کو بھی اس فعل میں شامل فرمایا گیا۔ انہیں بھی لعنت کا سبب بتایا، خدا کی طرف سے غیب کی خبریں پانے والے، چھپی باتیں، آئندہ واقعات بتانے والے، مخبر صادق صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

**سَيَكُونُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ اقْوَامٌ يَقَالُ لَهُمُ اللُّوْطِيَّةُ عَلَى ثَلَاثَةِ اصْنَافٍ فَصِنْفٌ يَنْظُرُونَ وَيَتَكَلَّمُونَ**

**وَصِنْفٌ يَنْظُرُونَ وَيَتَكَلَّمُونَ وَصِنْفٌ يَصَافِحُونَ وَيَعَانِقُونَ وَصِنْفٌ يَعْلَمُونَ فَالْكَ الْعَمَلِ**

**مَلْعَنَةُ اللَّهِ عَلَيْهِمْ إِلَّا أَنْ يَتُوبُوا فَمَنْ تَابَ تَابَ اللَّهُ عَلَيْهِ**

کہ آخر زمانہ میں تین قسم کے لوگ ہوں گے جن کو لوٹی کہا جائے گا ایک وہ جو لڑکوں کو قہقہہ گھوریں گے اور باتیں کریں گے

ایک وہ جو ان سے مصافحہ اور معانفہ کریں گے ایک وہ جو (ان لڑکوں) کے ساتھ فعل بد کریں گے

ان سب پر خدا کی مار پھینکا ہو گا وہ جو توبہ کر لیں جس نے سچی توبہ کر لی اللہ نے قبول کی۔

اس شخص پر مالک عالم کی نظر کرم کیوں ہو جو اس کی مرضی اس کی فطرت اس کے قاعدہ کے خلاف اپنی پیش بہا، پیش قیمت دولت کو برہا کرے۔

**لَا يَنْظُرُ اللَّهُ اِنِّي رَجُلٌ اَوْ امْرَاةٌ فِي الدِّبْرِ**

جس شخص نے مرد یا عورت سے اس کے پیچھے کے مقام پر جامعیت کی اللہ تعالیٰ اس کی طرف نظر رحمت نہ فرمائے گا۔

غیر عورت اجنبی خاتون کے ساتھ غیر قانونی صورت سے آگے کی طرف ملنے میں ایک خفیف سا احتمال یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اگر حمل ٹھہر گیا اور اس نے اسے گرایا تو اگرچہ پورا بن گیا تھا اور پھر پھینکا گیا تو کوڑے پر یا نالی میں پڑ کر کسی صورت سے شاید پیدا ہونے والا بچہ جانبر ہو بھی جائے اگرچہ اس ضائع کرنے والے نے تو ضائع کرنے پھینکنے اور اس طرح اس کے قتل کا سامان کرنے میں کوئی کسر اٹھانہ رکھی لیکن اس خلاف فطرت صورت میں وہ احتمال ضعیف بھی نہیں لڑکوں کے پاس یا عورت کی کچھلی طرف وہ آگہ ہی نہیں جہاں یہ مادہ ٹھہرے اور بچہ بنے اس لئے بچہ بننے سے پہلے ہی ضائع ہو گا اس لئے بیج کے ضائع کرنے والے قاتل کی سزا بھی وہی قتل ہے چنانچہ صحیح حدیث میں فرمایا گیا۔

**ارْجَمُوا الْاَعْلٰی وَالْاَسْفَلِ اَرْجَمُوْا..... يَعْنِ الَّذِیْ عَمِلَ قَوْمٌ لُّوْطَ (الحدیث)**

قوم لوط کا سا فعل کرنے والے کو سنگسار کرو، اوپر والے نیچے والے دونوں ہی کو سنگسار کرو۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے تو اس فعل جھیت کے قائل کے معمولی قتل پر بس نہ کی بقول بعض اس کو آگ میں جلایا۔  
 حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس پر دیوار گرائی اس لئے کہ اس ناپاک فعل میں تو انسان جانوروں سے گیا گزرا ہوا،  
 نر اور مادہ کی رعایت وہ بھی رکھیں، اپنی جنس کو وہ بھی پہچانیں۔ اس نے اگر عورت کی جگہ مرد کو دی، یا ان پنڈت صاحب کی طرح  
 جن کی خبر ابھی حال ہی میں کسی اخبار میں پڑھی، اپنی جنس کو بھی چھوڑا، گائے پر نظر ڈالی تو اسلام اپنے جامع احکام میں بہائم کو  
 اپنی آلودگی سے ملوث کرنے والے کو بھی اس سزا کا مستحق گردانتا ہے حدیث میں آتا ہے۔

**من اتى بهيمة فاقتلوه واقتلوهما معه**

جو شخص چوپائے کے ساتھ فعل بد کرے اسے اور اس چوپایہ دونوں کو قتل کر دو۔

اس قائل تو قائل، اس چوپایہ کو بھی قتل کر دینے کا حکم دیا گیا، لوگوں نے عبد اللہ بن عباس سے پوچھا کہ چوپایا نے کیا بگاڑا  
 انہوں نے فرمایا اس کی وجہ اور سبب تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے نہیں سنا مگر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایسا ہی کیا  
 بلکہ اس کا گوشت تک کھانا ناپسند فرمایا۔

**اقتلوا الفاعل والمفعول به فى عمل قوم لوط**

قوم لوط علیہ السلام کے سے فعل بد والے قائل و مفعول دونوں کو قتل کر دو۔

مفعول بھی اس قتل میں شریک اس ناپاک کی سزا بھی یہی ہے کہ اسے قتل کر دیا جائے تاکہ خبیث عادت دنیا میں اور پھیلنے نہ پائے  
 یہ وہ ناپاک فعل ہے جو انسانی فطرت کے خلاف عقل کے خلاف، مذاہب اور دین کے خلاف خود تنہا ہی تندرستی اور  
 عافیت کے خلاف ہلکے بچ پوچھو اور انصاف سے دیکھو تو تنہا ہارے نفس کی لذت کے بھی خلاف ہے۔

**فهل انتم منتہون؟** بولو کیا تم بچو گے؟

## استمنا بالید یا اپنے ہاتھوں خاص قوت کی بربادی

تم نے ابھی اس سے پہلے باب میں دیکھا کہ مرد کا یہ خاص آلہ جو اس جوہر لطیف کو عورت کے خزانہ تک پہنچانے کیلئے بنایا گیا ہے ایک اسفنج کا سا بناؤ اپنے اندر رکھتا ہے جسکے سبب وقت ضرورت یہ بڑھ سکتا ہے اور ضرورت پوری ہونے کے بعد گھٹ جاتا ہے اور اس کی تھوڑی سی تشریح اور دیکھ لو تا کہ آئندہ جو بات ہمیں بتانی ہے اور جس مصیبت پر ہمیں آگاہ کرنا ہے وہ آسانی سمجھ میں آجائے۔ پورے جسم کے تین حصے الگ الگ خیال میں لو: (۱) سر (۲) درمیانی جسم (۳) جڑ۔

جڑ سے سر کی جڑ تک تمام جسم اسفنج کی طرح خالص بنا ہوا ہے۔ جس کے سبب وہ آسانی سے پھیل اور سٹ سکتا ہے، اس کے خانے پٹھوں، موٹی رگوں اور باریک رگوں سے بھرے ہوئے ہیں۔ یہ رگیں اور پٹھے شاخ در شاخ ہو کر تمام جسم کے خانوں میں پھرتے ہیں۔ جا بجا ان میں تھوڑے تھوڑے گوشت کے ریشہ بھی ہیں جسم کے اوپر کی طرف دو خاص جھلیاں ہیں جو اوپر نیچے واقع، اس جھلی میں پٹھوں کے باریک باریک تار اس کثرت سے ہیں کہ ان کا شمار دشوار۔ سیون کی طرف ایک باریک بٹھا ہے جو زندگی کی روح کو یہاں لاتا ہے، اس میں بھی پٹھوں کے باریک باریک تار موجود ہیں۔

سر۔ یہ بھی اسفنجی صورت کا بنا ہوا ہے۔ اس میں بہت باریک باریک خون کی رگیں ہیں اور پٹھوں کے نہایت نازک باریک باریک تار جن میں احساس کی قوت سب سے زیادہ۔ یہ تمام پٹھے کمر اور دماغ سے ملے ہوئے ہیں، گویا ان کو بجلی کی تاروں کی طرح سمجھو، ادھر دماغ میں خیال پیدا ہوا، ادھر ان اعصاب نے اپنا کام شروع کیا، دماغ سے خواہش اور ارادہ کا ظہور فوراً ادھر محسوس ہوا اور کمر سے ان پٹھوں کے لگاؤ نے جسم کو تار کھا۔ یہ سب کچھ اس لئے بنایا گیا کہ صرف اتنی بات سمجھ میں آجائے کہ اگر ان پٹھوں اور رگوں پر کوئی غیر معمولی دباؤ پڑے، یا یہ تار کسی طرح خراب ہو جائیں تو دماغ تک اس کا اثر پہنچے گا۔ کمر بھی اس کی تکلیف کو محسوس کرے گی، یہ بات تو تمہیں معلوم ہی ہے کہ رگڑنے سے رطوبت کم ہوتی اور خشکی آتی ہے یہ خشکی کھلی اور بڑھاتی ہے، کھجلائے اور بار بار رگڑنے سے کھال دکھ جاتی ہے اور خون فوراً اس طرف دوڑ آتا ہے (جہاں چاہو بدن میں کھکا کر دیکھ لو) اور اگر زیادہ سلاؤ گے، کھکاؤ گے وہاں کچھ ورم بھی ہو جاتا ہے۔

اب سنو! عورت کے جسم میں قدرت نے ایسی رطوبت پیدا فرمائی ہیں جن کے سبب اگرچہ مرد کا جسم رگڑ ضرور کھاتا ہے لیکن نہ کوئی خراش پیدا ہوتی ہے نہ دکھن، خون کا اس طرف دوڑ کر آنا ہیجان کو بڑھاتا ہے لیکن اندر کی رگوں اور پٹھوں پر کوئی ایسا ناگوار بار نہیں پڑتا جس سے اندر کسی قسم کی سوجن پیدا ہو اور تکلیف پہنچے۔ اس کے بالمقابل دنیا کی تمام لیس دار رطوبتوں میں کوئی رطوبت تیل ہو یا صابن، دیسلین ہو یا گھی ہرگز وہ کیفیت نہیں پیدا کر سکتی، جو اس قسم کے رگڑ کی تکلیف سے بچائے اور عورت کے مخصوص جسم کے سوا انسانی جسم کا کوئی حصہ بھی ایسا نرم نہیں، جو اپنی خراش سے مرد کے جسم کو محفوظ رکھ سکے۔

ہاتھ اور ہاتھ میں بھی ہتھیلیوں اور انگلیوں کی کھال ویسے ہی سخت پھر دنیا کے کام کاج میں مصروف رہنے والے مردوں کی کھال اور زیادہ سخت، ہاتھ اس جسم نازک سے چھینڑ چھاڑ کر کے اس نازک کھلی کو سخت دکھ پہنچاتا ہے، وہ باریک باریک رگیں اور پٹھے بھی اس سختی کو ہرگز برداشت نہیں کر سکتے، خواہ کسی ہی رطوبتیں اور پچکناہٹ کیوں نہ استعمال میں لائی جائیں، رگیں اور پٹھے اس خراش سے اس قدر جلد اثر لیتے ہیں کہ درم پیدا ہوتا ہے اور ایک بار اپنے ہاتھوں اس بے بہادری کو برداشت کرنے کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ جس بڑھ کر بار بار ہاتھ اس کام کی طرف بڑھتا ہے وہی ایک کھلی کی سی کیفیت بار بار طبیعت کو ابھارتی ہے اور وہ تین بار (معاذ اللہ) ایسا کیا گیا تو وہی درم مستقل صورت اختیار کرتا ہے، نرم و نازک رگیں دب کر رگڑ کھا کر سُست ہو جاتی اور پٹھے اس قدر زخمی جس ہو جاتے ہیں کہ رفتہ رفتہ معمولی، رگڑ سے بھی ہرجان ہو کر وہ اصول مادہ یونہی پانی کی طرح بہہ جاتا ہے، رگوں کی سُستی پٹھوں کی خرابی، جسم کی حالت کو بگاڑتی ہے۔ اسٹغنی جسم کے اجسام کے دبنے سے سب سے پہلا جواثر ہوتا ہے وہ جڑ کا کمزور اور لاغر ہو جانا ہے۔ اس کے علاوہ درمیانی حصہ جسم میں بھی جہاں جہاں رگیں اور پٹھے زیادہ دب جائیں گے وہ ہموار نہ رہے گی اور جسم نیز ہا ہو جائے گا، رگیں جو ان اسٹغنی خانوں میں ہیں، ان کے دبنے سے خون اور روح حیوانی کی آمد کم ہوگی، رگیں پھیل نہیں سکیں گی، لہذا اسٹغنی جسم بھی نہ پھیل سکے گا، خنق جاتی رہے گی، جسم ڈھیلا اور بے حد لاغر ہو جائے گا۔ اس کے بعد خواہ کتنی بھی کوشش کیوں نہ کی جائے، جسم کی ترقی ہمیشہ کیلئے رک جاتی ہے اور اپنے ہاتھوں کے اس کروت کے سبب یہ جسم عورت کے قابل رہتا ہی نہیں اگر کوئی بے زبان عصمت و عفت کی دیوی ایسے شخص کے سپرد کردی گئی تو عمر بھر اپنی قسمت کو روئے گی اور یہ بد نصیب ہتھیہ اس کو منہ دکھانے کے قابل نہ ہوگا۔ اس لئے کہ اول تو اس سے مل ہی نہیں سکتا اور اگر کسی ترکیب سے مل بھی جائے تو مادہ سے اولاد پیدا کرنے کے اجزاء مرچکے ہیں، اب اسے اولاد سے ہمیشہ کیلئے مایوس ہو جانا چاہئے اگر اس عادت خبیثہ کو اور جاری رکھا گیا تو کھال کا رنگ سیاہ ہو جاتا ہے اور جس اس قدر بڑھ جاتا ہے معمولی کھلف دار کپڑے کی رگڑ سے بھی انسانی جو ہر ہر ہا ہو جاتا ہے، پٹھوں کا جس اس قدر خراب ہو جاتا ہے کہ (دماغ سے تعلق رکھنے کے سبب) ادھر دماغ میں خیال آیا ادھر مادہ ضائع ہوا۔ یہ وہ نازک حالت ہے کہ اس جسم خاص کی ان خرابیوں کے سبب تمام جسم انسانی کی مشین خراب ہو جاتی ہے۔ ابھی تم نے دیکھا کہ ان پٹھوں کا تعلق دماغ سے ہے ان کی خرابی سے دماغ خراب ہوا، تمام جسم کی طاقتیں دماغ کی تابع اس کی خرابی سے تمام قوتیں خراب، نظر کمزور ہوگی، کانوں میں شائیں شائیں کی آوازیں آئیں گی، مزاج میں چڑچڑاہٹ ہوگی، خیالات میں پریشانی بڑھتے بڑھتے دماغ بالکل نکما بنا دے گی اور اپنے ہاتھوں اس جو ہر کو ہر ہا کرنے کا نتیجہ جنون ہے۔

تم نے پہلے باب میں مطالعہ کیا کہ یہ جو ہر لطیف خون سے بنتا ہے اور خون بھی وہ جو تمام بدن کے غذا پہنچانے کے بعد بچا، بس اگر اس مادہ کو اس کثرت کے ساتھ برباد کیا گیا کہ خون کو بدن کے غذا پہنچانے کا بھی موقع نہ ملا، قلب میں ٹھہری نہ سکا کہ اس طرح نکال دیا گیا تو قلب کمزور ہو گا دل دھڑکے گا، ذرا سا پتہ کھڑکا اور اختلاج شروع ہوا۔ دل پر تمام بدن کی مشین کا دار و مدار، جسم کو خون نہ پہنچا، روز بروز کمزور اور لاغر ہوتا گیا بلکہ اگر یہ کثرت اس حد کو پہنچی کہ خون بننے بھی نہ پایا تھا کہ نکلنے کی نوبت آئی تو جگر کا فعل خراب ہوا، گردوں کی گرمی دور ہوئی معدہ پر اثر پڑا، وہ خراب ہوا، بھوک کم ہوئی، ضعف نے ایسا آدبایا کہ چند قدم چلنا مشکل، نہ دن کا چھین رہا نہ رات کا آرام، رات کو سوئے آرام کیلئے۔ خیالات پریشان نے کبھی کوئی تصویر پیش کی اور کبھی ویسے ہی کہ بیان تک نہیں، کیا ہوا وہی کر دکھایا، جو اپنے ہاتھوں سے کیا جا رہا، صبح اٹھے تو بدن سست ہے، جوڑ جوڑ میں درد ہے آنکھیں چمکی ہوئی ہیں، اس لئے کہ ان کے عضلات بھی خاص جسم کے عضلات کے ساتھ کمزور ہوتے گئے۔ سونا آرام کیلئے نہ تھا، جسم محسوس کر رہا ہے کہ اسے سخت تکلیف ہے، یہ سب کیوں ہوا صرف اس لئے کہ اپنے ہاتھوں اپنا خون بہایا گیا، یہ ہمارا کہنا جس طبیب سے چاہو دریافت کرو، جس ڈاکٹر سے چاہو مشورہ لے لو، وہ بھی یہی بتائے گا جو ہم نے کہا۔

ایک مشہور ڈاکٹر اپنی تالیف میں لکھتا ہے کہ جسے زرد دہلا، کمزور، وحشیانہ شکل و صورت کا پاؤ، جسکی آنکھوں میں گڑھے پڑ گئے ہوں، چٹلیاں پھیل گئی ہوں، شرمیلا ہو، تنہائی کو پسند کرتا ہو، اس کی نسبت یقین کر لو کہ اس نے اپنے ہاتھوں اپنا خون بہایا ہے۔

ایک زبردست تجربہ کار، طبیب، اعلیٰ درجہ کے معالج، اپنی تحقیق اس طرح شائع فرماتے ہیں کہ ایک ہزار تپ دق کے مریضوں کے اسباب مرض دق پر غور کرنے سے یہ ثابت ہوا کہ ان میں سے 186 عورتوں سے کثرت کے ساتھ ملنے کے سبب اس مرض میں مبتلا ہوئے۔ 414 صرف اپنے ہاتھوں اپنی قوت کے برباد کرنے کے سبب، باقی دوسرے امور بعض اسباب سے 124 پاگلوں کا امتحان کرنے سے معلوم ہوا کہ ان میں سے 24 صرف اپنے ہاتھوں اپنے جسم خاص کے پٹھوں کو خراب کرنے کے سبب پاگل ہوئے اور باقی ایک سو دوسرے ہزاروں اسباب کے سبب۔

یہ آپ نے ابھی اسے پہلے پڑھ لیا کہ جب مادہ مخصوص پتلا ہو جاتا اور تھوڑی تھوڑی رطوبت اکثر نکلتی اور بہتی رہتی ہے، تو نالی میں اس رطوبت کے رہنے اور سڑنے کے سبب ایسا اوقات زخم پڑ جاتے ہیں وہ زخم بڑھتے بڑھتے بڑا قرحہ ڈالتے ہیں۔ اول اول پیشاب میں معمولی جلن ہوتی پھر مواد آنا شروع ہوتا اور جلن بڑھتی ہے یہاں تک کہ پرانا سوزاک ہو کر انسانی زندگی کو ایسا تلخ بنا دیتا ہے کہ اس وقت آدمی کو موت پیاری معلوم ہوتی ہے۔

اسی طرح ضائع کرتے کرتے مادہ رقیق ہونے کے سبب خود بخود بلا کسی خیال کے پیشاب کے بعد یا پہلے یا پیشاب میں ملا ہوا نکل جائے گا۔ اس مرض کا نام جریان ہے جو تمام خرابیوں اور بہت سے شدید ترین امور کی جان۔

خود کردہ را علا جے نیست

اگرچہ اس غلط کاری کے سبب جسم میں ایسی خرابیاں پیدا ہو جاتی ہیں کہ اصلی حالت پر آنا اور پھر وہی ابتدائی کیفیت پانا دشوار ہی نہیں یقیناً ناممکن ہے، اسی لئے ہم کہتے ہیں کہ خدا را بچو، ہوشیار رہو، جنوں جوانی میں اپنے پیروں پر آپ کلہاڑی نہ مارنا، ورنہ عمر بھر بچھتاؤ گے اس وقت ہمارا کہنا یاد آئے گا، سر پکڑ کر روؤ گے، اپنی جان کو کھوؤ گے مگر۔

پھر بچھتاوت کیا ہوت جب چڑیاں چنگ گئیں کھیت

آج ہی سنبھل جاؤ، اس بلا کے قریب بھی نہ پھلو، ہوشیار ہو شیاء، اپنے آپ کو سنبھالو، ذرا صبر کرو۔

ہم تمہارے والدین سے کہتے ہیں کہ جلد تمہارا باقاعدہ نکاح کر دیں اور اگر وہ دیر کریں تو تمہیں اجازت ہے کہ تم خود بول اٹھو، یا خود کسی مناسب جگہ نکاح کر لو۔ لوگ اس کو بے حیائی کہیں مگر ہم نہ کہیں گے اس ناپاک عادت سے تو بچو گے، جان سے تو ہاتھ نہ دھوؤ گے۔

اگر خدا نخواستہ نصیب دشمنوں کوئی شخص اس بری عادت کا شکار ہو چکا ہے تو اسے ہمارا درد مند نہ، مخلصانہ مشورہ کہ خدا را اشتہاری دواؤں کی طرف مائل نہ ہونا۔ نظر بھر کر بھی نہ دیکھنا، یہ دوسرا زہر کا پیالہ نہ پئے جو ہونا تھا ہولیا، سب سے پہلے بچے دل کی توبہ کرو اور پھر کسی اچھے تجربہ کار تعلیم یافتہ طبیب کے پاس جاییے، بغیر شرمائے اسے اپنا سارا کچا چٹھا سناپیے اور جب تک وہ بتائے باقاعدہ پورے پریمز کے ساتھ اس کا علاج عمل میں لائیے، امید ہے کہ کچھ نہ کچھ مرہم پٹی ہو جائے گی۔

تم نے دیکھا کہ مبارک دین اسلام نے تمہیں سب سے پہلے یہ تعلیم دی کہ خدا کو شاہد و موجود مانو۔ آج دنیا سے چھپ کر برائیاں کر بیٹھتے ہو یہ سوچو کہ وہ تو دیکھ رہا ہے، اس سے بچ کر کہاں جائیں گے۔ اس نے زنا کو حرام کیا اس کی سزا بتائی، اس نے لواطت کو حرام کیا، اس پر سزا معین فرمائی کہ اس دنیا میں یہ سزائیں دی جائیں تو آخرت کے عذاب سے بچ جائے، لیکن اپنے ہاتھوں اس اٹھول خزانہ کو برباد کرنا ایسا سخت گناہ ٹھہر یا گیا کہ دنیا میں کوئی سزا بھی ایسے شدید جرم کیلئے کافی نہیں ہو سکتی، جہنم کا دردناک عذاب ہی اس کا معاوضہ دنیا میں اس فعل ناپاک کے مرتکب کی صورت پر خدا کی ہزاروں لاکھوں پھٹکاریں۔

**نَاجِعُ الْيَدِ فَلَعُون** ہاتھ کے ذریعہ اپنی قوت کو نکالنے والا ملعون ہے۔

اس پر برہان قاطع و دلیل ساطع اور قیامت میں ان زانیوں سے زیادہ سخت عذاب جن پر دنیا میں حد نہ قائم کی گئی، لے اس عذاب سے بچنا اور دنیا و آخرت کو تباہ نہ کرنا۔



## اپنے ہاتھوں اپنے گلے پر عورتوں کی چھری

قلم حیا کے سبب اٹک ندامت بہاتا ہے، زبان کہتے ہوئے لڑکھڑاتی ہے، دنیا اس کو بے حیائی سے تعبیر کرے مگر یہ حیا کا سبق ہے، بے حیائی و بے غیرتی کو ناپید کرنے کیلئے یہ درد دل کا بیان ہے، مدادِ ادا کی غرض سے کہنا ہے اور کیا کہنا ہے؟ وہی ایک خطاب ہے جو نو جوان مردوں سے تھا ان عصمت کی دیویوں، ان نرم و نازک گلاب کی پتیوں سے، جن کو زمانہ کی باؤسوم کھلانے کیلئے تیار ہے جن کا چمن ابھی بہار دکھانے بھی نہیں پایا، ہمیں ڈر ہے کہیں خزاں کا شکار نہ ہو جائے اس لئے کہ جھونکے آرہے ہیں، فیشن پرستی اور نام نہاد آزادی، حقیقت گناہوں کی زنجیروں میں گرفتاری اور پابندی نے ان کی تباہی اور بربادی کا بیڑا اٹھایا ہے، یورپین خواتین کے حالات سے ہجرت لو۔

نئی تہذیب کی ہوا، بقیہ ممالک کے طبقہ نسواں کو بھی اُسی طرف دھکیلے جا رہی ہے۔ عفت و عصمت، شرم و غیرت آج یورپ کے زنانہ بازاروں میں ڈھونڈنے سے بھی نہیں ملتی، مصر و شام کے علاقوں میں ناپید ہوتی جا رہی ہے۔ بچی کچھی تھوڑی سی ہندو پاک کی لگیوں یہاں کے کوچوں اور محلوں، بلکہ بعض مکانوں چہار دیواریوں میں کہیں کہیں نظر آ جاتی، کیا وہ وقت بھی آنے والا ہے کہ ہم اس گرانمایہ کو یہاں بھی نہ پائیں گے۔ نوخیز نو جوان غیر محرم لڑکیوں میں آتے جاتے ہی نہیں بلکہ ہنسی دل لگی بھی کرتے ہیں، حالانکہ آقائے دو جہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے امین ام مکتوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ جیسے نامیہ کو بھی گھر کی چہار دیواری میں اپنی ازدواج کے سامنے نہ آنے دیا۔

نظریں اٹھنے لگیں حالانکہ رب دو جہاں نے اپنے کلام میں **يَغْضَضْنَ ابْصَارَهُنَّ** (عورتیں اپنی آنکھیں نیچی رکھیں) فرمایا۔ سر سے آنچل پٹنے لگے، بدن کھلنے لگے، حالانکہ رب نے **وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلَىٰ جُيُوبِهِنَّ** (وہ عورتیں اپنا گھونگھٹ اپنے گریبانوں میں ڈالیں) کہہ کر ان کی شرمیلی حیاؤں کو جتایا۔

بیاری بیٹیو! عزیز بہنو! تم کو بھی خدا نے وہی قیمتی جوہر عطا کیا، جو نو جوان مردوں کو دیا گیا۔ بیشک اس کا بیجا استعمال تمہاری جانوں کو بھی اسی طرح ہلاکت میں ڈال دے گا، جیسے مردوں کی جانیں ہلاک ہوتی ہیں، یقیناً تمہارے ذمہ بھی قتل کا الزام اسی طرح آئے گا جیسے مردوں کے سر آتا ہے بیشک تم کو بھی اپنی جان سے اسی طرح ہاتھ دھونا پڑے گا جیسا کہ بعض مردوں کا حشر ہوتا ہے۔

سن لو! سن لو! وہ زبردست گناہ جس کی سزا سو ڈوڑھ، جس کی سزا قتل، جس کی سزا پتھروں سے ہلاک کیا جانا، اسلام نے، یہودیت نے، عیسائیت نے، اور دنیا کے ہر مذہب نے مقرر کی، تمہارے لئے بھی ویسا ہی بڑا گناہ ہے جیسا مردوں کیلئے۔

ہاں ہاں! تم ذرا غور سے اس حدیث کو پڑھو، سید المرسلین خاتم النبیین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں..... **لعن العین زناها النظر والرجل زناها المشی والازن زناها الاستماع والید زناها البطش واللسان زناها الكلام والقلب ان یقمنی و یصدق ذالك او یکذب الفرج** غیر محرم کی طرف دیکھنا آنکھ کا زنا، بیروں سے اس کی طرف چلنا پیر کا زنا، کانوں سے اس کا کلام سننا کان کا زنا، ہاتھوں سے اسے پکڑنا ہاتھ کا زنا، زبان سے اس کے ساتھ باتیں کرنا زبان کا زنا، دل میں اگر غیر محرم کے ناجائز ملاپ کی تمنا ہو تو دل کا زنا اور شرمگاہ اس کی تصدیق کرے گی یا اسے جھٹلا دے گی۔ یعنی اگر شرمگاہ تک نوبت پہنچی تو یہ سب گناہ و بدکاری کے بڑے سخت گناہ کے ساتھ مل کر بڑے بن جائیں گے۔

کیا تم نے سنا ہے، حدیث میں آیا ہے سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: **لعن الله الناظر والمنظور اليه** خدا غیر محرموں کو دیکھنے والوں اور جن کی طرف دیکھا جائے ان پر لعنت اور پھٹکار بھیجتا ہے۔

خدائے قدوس اپنے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے تمہارے بارے میں یوں فرماتا ہے..... **وقل للمومنات یففضن من ابصارهن و فروجهن ولا یبدین زینتهن بخمرهن علی جیوبهن ولا او ابائهن او اباء بعولتهن او اخواتهن او بنی اخواتهن او بنی اخواتهن او نساءهن او ما ملکت ایمانهن او التابعین غیر اولی الاربعه من الرجال او الطفل الذین لم یتطهروا علی عورات النساء ولا یضربن بارجلهن لیعلم ما یخفین من زینتهن و توبوا الی الله جمیعاً** (یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) مومنہ عورتوں سے فرما دیجئے کہ ذرا اپنی آنکھیں نیچی ہی رکھیں اور اپنی شرمگاہ کی حفاظت کریں اور اپنی سنگار نہ دکھائیں مگر وہ چیز جو کھلی ہی رہتی ہے اپنا گھونگٹ گریبان پر ڈالے رکھیں۔ اپنا ہناؤ سنگار سوائے اپنے شوہر یا باپ یا خسر یا بھائی یا بھتیجوں یا بھانجوں یا عورتوں یا غلاموں یا ایسے مردوں جو اس سے کچھ غرض نہیں رکھتے یا اپنے بچوں کے سوا جن کو ابھی عورتوں کے اسرار کی خبر ہی نہیں، کسی کو نہ دکھائیں نیز اپنا چھپا ہوا سنگار دکھانے کیلئے پاؤں سے دھک نہ دیں، سب کے سب مل کر اللہ سے توبہ کریں۔

یہ اتنا زبردست ہدایت نامہ تمہارے ہی حق میں نازل ہوا، تم کو اس قدر احتیاطیں کیوں بتائی گئیں؟ اس لئے کہ تم پر نسل انسانی کی بقاء و تحفظ کا دار و مدار، تم میں اگر ذرا سی بھی کوئی خرابی آئی تو نسلیں کی نسلیں اور قومیں کی قومیں تباہ و برباد ہو جائیں گی، تمہاری عادتیں، تمہارے اخلاق، تمہاری اولاد میں فطرۃ اثر کرنے والے، تم جس طرح سدھاؤ گی وہ اس طرح سدھیں گے۔ جس حال میں تم کو دیکھیں گے، اسی کی نقل وہ بھی کریں گے، تم پڑھ لو، اچھی طرح سمجھ لو کہ عفت و عصمت جیسا قیمتی زیور اور جواہرات اخلاق میں اس سے بہتر جو ہر دنیا کے پردہ پر کوئی نہیں۔

تمہیں تو ایسی تہمت اور فتنہ کی جگہ سے بھی بچنے کی ضرورت، حدیث میں آیا: **انقوا مواضع التہم** اس جگہ سے بچے ہی رہو جہاں تہمت لگنے کا اندیشہ ہو۔

تمہیں پہلے سے بتایا گیا ہے: **لا ینحلون رجلا و المرأة الا کان ثالثھا الشیطان** ہوشیار رہنا! مرد و عورت اگر تنہائی میں کسی جگہ ہوتے ہیں تو ان میں تیسرا ایک شیطان ضرور ہوتا ہے۔ یہ یاد رکھو کہ شیطان وہی ہے جو برائی کی طرف لے جاتا ہے۔

**الشیطان یعدکم الفقر و یمرکم بالفحشاء** شیطان محتاجی کی طرف بلاتا اور بے حیائی کے یہودہ کاموں ہی کا حکم کرتا ہے۔

مرد تو مرد و عورتوں کیساتھ بھی ایسی خلوت کہ وہ تمہارے چھپے ہوئے بدن کو دکھیں، تمہارے لئے ممنوع، بلکہ حدیث میں صاف آیا، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، اور مردوں و عورتوں کیلئے ایک حکم بتایا۔

**لا ینظر الرجل الی عورة الرجل و المرأة الی عورة المرأة و لا یقصری الرجل الی الرجل فی ثوب واحد و لا یقصری المرأة الی المرأة فی ثوب واحد** کوئی مرد کسی عورت کے ستر کی طرف اور کوئی عورت کسی مرد کے ستر کو نہ دیکھے اور ایک مرد دوسرے مرد کے ساتھ اور ایک عورت دوسری عورت کے ساتھ ایک کپڑا اوڑھ کر نہ لیٹیں۔

قربان چاہیے! اس طہیپ اُمت، حکیم ملت، نبی رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے جنہوں نے عورت کو عورت کے ساتھ بھی ایک بستر پر ایک چادر میں راحت کرنے سے منع فرمایا۔ مردوں میں جس طرح اس حرکت سے قوم لوط کے ناپاک عمل کا اندیشہ، عورتوں میں بھی اسی فتنہ کا ڈر اور جو نقصان طبی و دینی مردوں کی اس ناپاک حرکت سے پیدا، وہی عورتوں کی شرارت و خباثت سے ہویدا۔ جس طرح مرد کے جسم کیلئے عورت کے جسم خاص کے سوا دوسری کوئی چیز مناسب ہو ہی نہیں سکتی، فطرت کے قاعدہ کے توڑنے کا نتیجہ اگر مردوں میں یہ ہوگا کہ جسم خاص کی رگیں پھٹے دب کر ہمیشہ کیلئے خراب و برباد ہو جائیں۔ عورت کا جسم اس سے بھی زیادہ نازک و لطیف و ذرا سی بیچارہ رگڑ اور ناموزوں حرکت سے عمر بھر کیلئے بالکل نکما ہو جائیگا۔ اپنے ہاتھ کی انگلیاں یا اور کوئی چیز یا محض اوپری رگڑ اور غیر معمولی حرکت جسم کی حالت ہر صورت میں جاہ کرنے والی اور عمر بھر کیلئے بیکار بنانے والی، پہلا صدمہ نرم و نازک جھلی میں خراش پیدا کر کے ورم لائے گا۔ اس ورم کے سبب بار بار خواہش پیدا ہوگی، بار بار کی حرکت سے ماذہ نکلتے نکلتے پتلا ہوگا اور دماغ کے پٹھوں پر اثر پہنچ کر خفقان و جنون کے آثار نمودار ہوں گے۔ دوسری طرف اپنا خون اس انداز سے بہانے کے سبب قلب کمزور ہو، بیہوشی کے دورے پڑیں، وہ جن اور بھوت پریت جو رات دن گھر گھر آفت ڈھاتے رہتے ہیں، یہ پتلا ماذہ ہر وقت تھوڑا رستے رستے مقام کو گندا پنا کر سڑائے گا، اس میں زہر پیلے کیڑے پیدا ہوں گے، زخم بھی ہو جائے تو کچھ تعجب نہیں،

پیشاب کی جلن اسکی خاص علامت، مادہ کا ہر وقت بہنا، تمام پٹھوں اور عضلات کو ڈھیلا بنا کر معدہ، جگر، گردہ سب کا فعل خراب کرے گا اور سیلان الرحم کا مرض جو اس زمانہ میں بلائے عام اور وبائے خاص بنا ہوا ہے، گھر کرے گا، آنکھوں میں حلقہ، چہرہ پر بے رونقی، ہر وقت کمر میں درد، بدن کا الجھاپن، ذرا سے کام سے چکرانا، دل گھبرانا، بات بات میں چڑچڑاپن، تمام بدن کا ہر وقت نڈھال رہنا، آخر خفیف حرارت کا بڑھتے بڑھتے پرانا بخار بننا اور تپ دق کے مرضی لا علاج میں گرفتار ہو کر موت کا شکار ہونا اس ناپاک حرکت کے نتائج ہیں۔ بعض بے سمجھ مردوں کی طرف شاید اس خبیث عادت میں مبتلا عورتوں نے بھی یہ خیال کر رکھا ہوگا کہ اس میں کوئی گناہ نہیں۔ حاشا، حاشا، یوں کہو کہ غیر محرم سے ملنا ایسا گناہ جس کی سزا سو ڈھ یا سنگساری کہ اس گناہ کے سبب اگر یہ سزا دنیا میں مل گئی تو آخرت کے عذاب سے نجات ہوئی مگر اپنے آپ یا دوسری عورتوں کے ذریعہ شرمناک صورت اختیار کرنا ایسی سخت مصیبت میں ڈالتا ہے کہ اس کی سزا کیلئے دنیا کا کوئی بدترین عذاب بھی کافی نہیں ہو سکتا، اس کے لئے جہنم کے وہ دہکتے ہوئے انگارہ اور دوزخ کے وہ ڈراؤنے زہریلے سانپ اور چٹھو ہی سزا ہیں جن کی تکلیف جاری اور باقی ہے۔

حضور سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: **السحاق بین النساء زنا بینھن** عورتوں کا آپس میں (خاص صورت) ملنا ان کا آپس میں زنا ہے۔

پھر تاکید فرمائی کہ **لا تزوج المرأة المرأة ولا تزوج المرأة نفسها فان الزانیة الفی تزوج نفسها** یعنی، نہ عورت عورت کے ساتھ مقاربت کرے نہ عورت اپنے ہاتھوں اپنے آپ کو خراب کرے کیونکہ جو عورت اپنے ہاتھوں اپنے آپ کو خراب کرتی ہے وہ بھی یقیناً زانیہ ہی ہے۔

غیب کی خبریں لانے والے، چھپی باتیں بتانے والے، آئندہ واقعات سننے والے اس زمانہ کا نقشہ کھینچ کر بتا گئے۔ آج ہم احکام دین بتانے میں شرمائیں تو یہ شرم نہیں بے حیائی ہے۔ جو اس کو چھپانا چاہیں وہ بے حیاکل خدا کو کیا منہ دکھائیں گے۔ دیکھو! دیکھو! اس زمانہ کا پورا خاکہ دیکھو! ایک ایک بات کو برابر کر لو اور خدا کے غضب اور عذاب سے ڈرو۔

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

عشر خصال عملها قوم لوط بها اهلكوا و تزيدها امتي خصلة ايتان رجل بعضهم بعضنا ورميهم بالجلامق والخذف ولعبهم بالحمام و شرب الاثوف و شرب الخمر و قص النحية و طول الشارب و الصفير و التصفيق و لباس الحرير و تزيدها امتي خصلة ايتان النساء بعضهن بعضا

یعنی، دس عادتیں ہیں جنہیں قوم لوط نے اختیار کیا اور اسی لئے وہ ہلاک کر دی گئی۔ میری امت ان دس پر ایک اور زیادہ کرے گی (۱) مردوں کا مردوں کے ساتھ بد فعلی کرنا (۲) غلیل بازی کرنا (۳) گولیاں کھیلنا (۴) کبوتر بازی کرنا (۵) ڈھول ہاجے بجانا (۶) شرابیں پینا (۷) داڑھی منڈوانا یا کھروانا (۸) مونچھیں بڑھانا (۹) سیٹی اور تالی بجانا (۱۰) مردوں کا ریشم پہننا اور میری امت ایک عادت اور زیادہ کرے گی کہ عورتیں عورتوں سے خاص طریق پر ملیں گی۔

آج اور لوگوں کو خبر ہو یا نہ ہو مگر ہم جانتے ہیں۔ واقعات ہمارے سامنے ہیں کہ لڑکیوں کے بعض مدرسوں میں کیا ہو رہا ہے۔ ہمیں یہ بھی معلوم ہے کہ گھر کی چہار دیواریوں میں بند ہو کر، کوٹھریوں میں چھپ چھپ کر کس طرح نسل انسانی کا خون بہایا جا رہا ہے۔ یا اللہ! ہماری آنکھیں کیا دیکھ رہی ہیں، ہمارے کان کیا سن رہے ہیں، جنون جوانی مرد، عورت دونوں کو دیوانہ بنایا ہے، 'حیا' شرم کے مارے اپنا منہ چھپائے کسی گوشہ کو یا کنارہ پر جا بیٹھی شرم و غیرت حیا کے سبب پردے سے باہر نہیں آتی۔

## دعا

اللہی! رحم فرما ہمارے بچوں اور بچیوں کو عقل دے شعور دے کہ وہ اپنے بھلے برے کو سمجھیں۔

خداوند! انہیں ایمان دے، اپنا خوف دے کہ وہ دین مذہب کو جانیں، اس کے احکام کو پہچانیں،

تیری مرضی کے مطابق چلیں اور تیری رضامندی کی طلب میں مریں۔

و ما توفیقی الا من عند اللہ العلی الا علی و صلی اللہ تبارک و تعالیٰ علی حبیبہ و نبیہ

سیدنا و مولانا محمد ان المصطفیٰ و علی له و صحبه اهل التقی و التقی

وابنه و حزبه فی ماضی و فی ما بقی

تمت بالخير